TIGHT BINDING BOOK

brown book

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222618
UNIVERSAL LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱۵ ۳۱۸ Accession No. U 618

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

صد شکر و سپاس خداوند لایزال کہ اندنون بتوفیق و عنایات ربّانی

دیوان شہیدی

از افاضات جناب مولوی کرامت علی خان صاحب المتخلص بہ شہیدی

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ مین بہ طبع زرین مطبوع ہوا

(باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ)

۳ ورق

اطلاع۔ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب کلیات و دواوین اُردو وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت
کتب کلیات و دواوین اُردو	
کلیات ظفر۔ از حضرت سراج الدین ظفر بادشاہ ہر چہار جلد کامل دو جلد مین۔	عہ ر
انتخاب کلیات ظفر۔	۲ر
کلیات مومن۔ از استاد سخن مومن خان دہلوی	۹ر۳ ۹
دیوان ناسخ۔ از استاد شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی	۱۲ر۶ ۹
کلیات آتش۔ از استاد خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی	۸ر
ذو لسانین مجمع البحرین۔ فارسی و اُردو قصائد کا کلیات از تدبیر الدولہ منشی سید مظفر علی اسیر مرحوم لکھنوی اُستاد مشہور جدید الطبع۔	عہ ر
کلیات نعتیہ مجید۔ از مولوی عبد المجید خان	عہ
کلیات امیر اللہ تسلیم شاگرد حضرت نسیم دہلوی	۱۲ر
کلیات میر تقی۔ اُستاد مسلم الثبوت غفوری۔	عہ ر
کلیات سودا۔ اُستاد مسلم معروف۔	عہ ر
کلیات۔ انشاء اللہ خان شاعر نامی۔	عہ ر
کلیات صنعت۔ عجیب صنعت۔	۶ر۹ ۹
دیوان مہر۔ مصنفہ مرزا حاتم علی بیگ صاحب مہر مطبوعہ غیر۔	عہ ر ب
دیوان شاہ تراب۔ کلام مشہور عارف باللہ کاکوروی۔	۱۱ر۳ ۹
کلیات نظیر اکبر آبادی۔	۶ر۶ ۹
زندگانی بےنظیر یعنی سوانح عمری میان نظیر جس مین نظیر اکبر آبادی کے حالات و خیالات سے انگریزی اصول تذکرہ نویسی پر تفصیلاً بحث کی گئی ہے مؤلفہ جناب مولوی سید محمد عبد الغفور صاحب شہباز پروفیسر اورنگ آباد کالج۔	عہ ر ب
کلیات واسطی۔ از سید فضل رسول خان صاحب تعلقدار سندیلہ۔	۱۵ر
دیوان وقار مصنفہ راجہ کشن کمار صاحب متخلص بہ وقار رئیس مشہور بلاری ضلع مراد آباد	۱۰ر
بہارستان اشعار مصنفہ راے کشن کمار صاحب متخلص بہ وقار۔	۳ر
کلیات نظیر اکبر آبادی مصنفہ و مرتبہ منشی عبد الغفور صاحب شہباز۔	عہ ر

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

صد شکر و سپاس خداوند لایزال کہ اکنون بتوفیق و عنایات ربانی

دیوان شہیدی

از افاضات جناب مولوی کرامت علی خان صاحب المتخلص بہ شہیدی

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ مین طبع زین مطبوع ہوا

بسم الله الرحمن الرحيم

ردیف الالف

حسن سخن ہو وصف جمال اُس جمیل کا — گلگونہ جسکا اسم ہو سرخ قال وقیل کا

اُس نور کے دائرہ مین عیان نقطہ ہر — روئے عزیز مصر مین ہو خال نیل کا

سُرمہ بنائے گر نہ ترا عشوہ طور کو — مفتون نہو کوئی کسی چشم کحیل کا

گر غنچون مین تو نہو مرجان کا نیکے ہار — گردن پہ اُنکی خون نہو تیرے قتیل کا

تصویر ایک آئینہ انواع مختلف — کس وجہ مین نہ محو رہون ہر شکیل کا

کل واجب الوجود تو جز ممکن الوجود — مفہوم متحد ہے عدیم و عدیل کا

نقطے کے انبساط سے ہو خط و سطح و جسم — مبداء وہ ہی عمیق و عریض و طویل کا

رقم پیدا کیا کیا طرفہ بسم اللہ کی مد کا
طلوع روشنی جیسے نشان ہو شہ کی آمد کا

دبستان ازل مین وہ معلم عقل کل کا تھا
چمن پیرائے کن فراش جسکی بزم رنگین مین

عجم مین زلزلہ نوشیروان کے قصر مین آیا
شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اُس سے

شب ودروز اُسکے صاحبزادونکا آوارہ جنبان تھا
وہ اس عالم مین رونق بخش تھا جو سدرہ کی تسکین کو

شب معراج چڑھکر عرش پر دم مین اُتر آیا
روان تسنیم و کوثر ایک قطرہ آب سے جسکے

کشاد عقدہ باطن مین کافی نام خوش اُسکو
وفات ظاہری سے جوہر جان مین نہ فرق آیا

نہ کم قدر اُسکے شیرازہ بکھر جانے سے ارکان کی
گر افعی بنکے جا نکلے اُدھر ابلیس اندھا ہو

اُدھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق سے شامل

وله

سر دیوان لکھا ہی مین نے مطلع نعت احمد کا
ظہور حق کی حجت ہی جہان مین نور احمد کا

نہ تھا نام و نشان جس روز دن اُس لوح زبرجد کا
بہار آفرینش ایک بوٹا اُسکی مسند کا

عرب مین شور اُٹھا جس وقت اُسکی آمد آمد کا
نہ تنہا فخر عالم فخر تھا اپنے اب وجد کا

عجب ڈھب یا د تھا روح الامین کو بھی خوشامد کا
گیا جنت مین طوبی بنکے سایہ اُس سہی قد کا

بیان اُس قلزم معنی کی ہو کیا جزر اور مد کا
کرون کیا وصف اُس دُر یتیم بحر سرمد کا

کھلا کرتا ہی بن کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا
وہ جسم پاک گو محسود تھا روح مجرد کا

نہ افزون رتبہ قرآن معجزا سے مجلد کا
ملا ہی قصر اخضر روح کو اُسکی زبرجد کا

خواص اس نزخ کبری مین ہی حرف مشدد کا

دیوان تسلیم

۳

۳ — ۷

ولہ

ید قدرت لقب ہی میرے کلک گوہر افشان کا — بیاض صنع لک سادہ ورق ہی میرے دیوان کا

مری باد نفس سے گر ہو پران پردۂ غفلت — ہنر فرقہ کے پیش نظر ہو نور عرفان کا

بہار حسن ہریالی مرے صحن سرا کی ہی — ریاض قدس گلدستہ ہی میرے طاق ایوان کا

سحاب ملک جان ہو کر مین برسون جو کشت گردون پر — روان ہو جو خشک کہکشان مین چشمۂ حیوان کا

دلون مین شاعرون کے گوہر معنی نہ پیدا ہون — نہ پیدا گر صدف مین انکی قطرہ میرے نیسان کا

نیابت اپنی بخشی مبدء فیاض نے مجکو — زمین تا آسمان ممنون ہی میرے بذل و احسان کا

نہین پیدا ہوا مین این باد و خاک و آب و آتش سے — کہ مرکز ہارسے عالم ہی باہر میرے ارکان کا

جب اپنا عظم شان مین دیکھتا ہون تو حیرتی ہی — جہان کیونکر بنا ہی آئینہ تصویر انسان کا

مرے زیر قدم ہی تخت شاہی جس ولایت مین — وہان کے دام و دد کو عار ہی منصب سلیمان کا

بشر کے قالب خاکی مین گرچہ جلوہ فرما ہون — تماشا دیکھنا منظور ہی مجھے تنگ مکان کا

رہا مین دہر مین اندیشۂ آشوب سے این — گہر کو کیا خطر ہی لطمۂ گرداب عمان کا

فراغ صد ابد ہی نیم لحظہ میری آسائش — طلسم کن نمونہ ہی مرے خواب پریشان کا

رہیگا روز رستا خیز تک گوے فلک گردان — حریف اک لحظہ تھا صبح تخستین میرے چوگان کا

مری خاک قدم سے تاج خسرو استعانت لے — مری نعلین کو دے نعلبندی تاج سلطان کا

جسے کہتے ہین بہشت فردوس پائین باغ ہی میرا — مجھے ہی مفت گھر بیٹھے نظارہ حور و غلمان کا

نہ یک لحظہ مئی گلگوں پی کر مین نے مستی کی
نہ یک لمحہ رہا نظارگی مین روئے خوبان کا

نہ مین نے اک نظر دیکھی کبھی سیر گل و سوسن
نہ یک ساعت تماشائی ہوا مین قد و بالان کا

ولیکن مجکو لطف عام سے امید واثق ہے
کرو گے جبر دم مین تم مرے صد سالہ نقصان کا

سوا اسکے نہین اب زندگی مین کچھ ہوس باقی
رہون ثابت قدم سر منزل تصدیق ایقان کا

تصور آپکی صورت کا وقت نزع ہو مجکو
سرانا تم سرا مشرق ہے مہر درخشان کا

نگاہ پاک کو جس وقت پہونچے حکم قربانی
جمال خاص ہی قبلہ ہو قبلہ چشم حیران کا

صفا یہ جان بر لب آمدہ کو میری حاصل ہو
دم آخر بھی آئینہ ہو روکش صبح خندان کا

ادھر وار فنا مین روح کو تن سے جدائی ہو
ادھر ملک بقا مین جا کے مین واصل ہون جانان کا

٥ شہیدی مصطفےٰ کا لاڈلا حیدر کا پیارا ہون ١٥
مجھے کیا خوف ہے بردہ ہون مین شاہ شہیدان کا

شوق وصال سینہ مین آزار بن گیا
مین خواہش طبیب مین بیمار بن گیا

میرے خرابے کی ہوئی تعمیر غیب سے
سیل آکے چار سمت سے دیوار بن گیا

ٹپکے یہ چشم سے دم املا گل سرشک
غمنامہ قطعہ خط گلزار بن گیا

مین کیا ہون صحبت بد رندان مین بیٹھکر
دو دن مین شیخ صومعہ میخوار بن گیا

سمجھا گناہ کو جو گنہ اپنی شرع مین
اسپر عذاب ہے کہ گنہگار بن گیا

٦
رسوا شہیدی اب ہوا اسکی بزم مین
کم عقل منہ لگانے سے بیکار بن گیا

ولہ

٩
اس شعلہ کا مقام اقامت یہ دل ہوا

ہے دل کے اُنس کا بھی تماشا معاملہ		وہ بزم غیر مین گئے مین منفعل ہوا

7 خلوت مین کوئی لحظہ ٹھہرتا وہ شمع رو
بے صبریون سے آپ شہیدی خجل ہوا

ولہ

رنج و غم مین نے اُٹھایا سو اُٹھایا تھا	کسی عاشق کو نرکھنا تو خدایا تھا
اسے کہتے ہین اطاعت کہ گیا مین بیخود	یار نے جب مجھے خلوت مین بلایا تھا
خضر کا قافلہ ہوش جہان پر ہوا گم	مجھے وحشت نے وہان رات تون پھرایا تھا
کر زبان سے کرون ای تنگدلی تیر شکر	غیر کو جا نہ ملی یار سمایا تھا
موقت غیر کے قاصد کو ملا تھا وہ پیام	کہ مجھے وحی کے مانند سنایا تھا
وصل کی رات بھی کمبخت حیا ساتھ رہی	حسب خواہش وہ مرے پاس کب آیا تھا
اس فریبی نے شب اقرار غلط فرما کر	اپنے در پر مجھے ناصح بٹھایا تھا
درگذر غم نہ کرے دشمن جان پیر انھا	تیرے ہجران مین بھی اُس نے مجھے پایا تھا
کزلک شک نے اُسکے ورق محمل سے	حرف بیجا کی طرح مجکو اُٹھایا تھا

8 گھر کو گور آپ کو مردہ مین شہیدی سمجھا
یار بن بخت نے جس رات سلایا تھا

ہزار مرتبہ دیکھا ستم جدائی کا	ولہ	ہنوز حوصلہ باقی ہے آشنائی کا

وفا سے باغ عیش ہے یہ گوشہ قفس ... رہائی کا
اگر اپنے دل مین ہو وعدہ رہائی کا
نہ مستعد ہو مرے ساتھ ... ہمراہ رہنمائی کا
ز بس کہ ... مین حضرت ادل بھی تا شرف آخر
فلک سے خون نے مری گریہ کو کیا بے قدر ... صفائی کا
وہ بت بہشت مین و ... جدائی کا
مجھے عذاب ہے ہم کو بت پرستون مین
کیا ہے تو نے ہنر عیب بیوفائی کا
اُمید وعدہ ہزارون کو ... شکل
فریفتہ ہون تری ... زود رنجی کا
ہوائی اُٹھی مرے پہلو سے یار ہما ناکام
ادب نہ وادی وحشت کے ... کو
جنون مین ہوش ہمارے ... بیابانی کا
دیت طلب ہون مین ... کے مانند
شہید ہو کے ... حنائی کا
زبان ... مین ہوئی زبان ... کا
عوض ملا ہے مجھے طاعت ریائی کا

دیوان شہیدی 6

[illegible]

9 ولہ

[illegible]

9

[illegible]

ولہ 10 11

[illegible]

پاس آ بیٹھ نہ مطرب کہ ہوئی حاضر جنگ | ساقی اُٹھ تو مرے پہلو سے کہ وہ جام آیا
دیکھکر مجکو پھڑک جائے نہ صیاد کا دم | پیچھے کرتا ہوا خود میں نہ دام آیا
عشوہ فرما کے دعا دل سے نکلوائی بزور | لب خاموش پہ جب شکوۂ دشنام آیا
اب تو سن گر میں کروں تیرے تغافل کا گلہ | بات کیا صبح کا بھولا ہوا گر شام آیا
نیچی نظریں کئے کس سوچ میں ہے عاشق زار | آنکھ اُٹھا دیکھ تو یہ کون لب بام آیا

10 بسکہ قائل ہے شہیدی تری بیتابی کا
آگیا بر میں دلارام جب آرام آیا 9

ولہ

مست کو کیا فکر ہے گر پیرہن ٹکڑے ہوا | روح ہے قائل سلامت گو بدن ٹکڑے ہوا
معرکہ میں عاشقی کے فتح اُسکے نام ہے | خنجر بیداد سے جو خستہ تن ٹکڑے ہوا
مر گیا تو ایک تیشہ میں نتھی یہ شرط عشق | کوہ کس مردانگی سے کوہکن ٹکڑے ہوا
دیر میں جسدن گیا وہ فتنہ خوی جنگجو | دیکھنا پڑ سے اُڑا بت برہمن ٹکڑے ہوا
تیرے آنے سے گلستان میں رہی بزم سماع | بلبلوں کے حلق گل کا پیرہن ٹکڑے ہوا
خندہ کرنے میں جو صبح اُس گل کے لب وا ہو گئے | غنچہ کی چھاتی پھٹی لعل عدن ٹکڑے ہوا
میرے ماتم میں کیا کیا چاک اُس نے پیرہن | قبر میں کیوں خود بخود میرا کفن ٹکڑے ہوا
تیرے وحشی نے تڑائے سلسلے جس رات کو | کتنے میں اس رات لوہا لاکھوں ٹکڑے ہوا

[illegible] شہیدی 7

سب سے جدا بانہ اگر جلوہ دکھاتا وہ شوخ
دو جہاں ایک کرشمے ہی میں بسمل ہوتا
[illegible]
لذت قتل سے آگاہ جو ہوتا قاتل
اپنے خنجر کے تلے آپ ہی بسمل ہوتا
[illegible]
اس غزل کی نہ ملی داد شہیدی مجکو
[illegible]

سنگ گر سینہ مین اُسکے عوض دل ہوتا
کار عشاق نہ اس مرتبہ مشکل ہوتا

شاد ہو ہو کے جلاتا نہ مجھے یون ہر دم
گر وہ بیرحم مرے حال سے غافل ہوتا

گھر سے جب سیر کو صحرا کی نکلتی لیلی
نجد کے رخ پہ اُٹھا پردہ محمل ہوتا

بیٹھ جاتا لب فرش آکے اگر ایک گدا
اسمین نقصان نزا کیا صاحب محفل ہوتا

دل مین ارمان ہی رہا سیر چمن کا اس رنگ
کہ مرے ساتھ وہ زیبندہ شمائل ہوتا

ق

اُسکی بدھی کے لیے پھول مین چنتا پھرتا
ہاتھ اس کا مری گردن مین حمائل ہوتا

۱۳ | تمام ہین اُسکے تو الطاف شہیدی سب پر
تجھسے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا | ۱۴

ولہ

مذہب نقش آخر سے ہوا یان صفحہ اول کا
جلائے عشق سے ہے آج میرا آئینہ کل کا

دو عالم مین نہین ممکن ترا ثانی کسی صورت
مرض زائل کرے تیرا تماشا چشم احول کا

تپش پر بلبلون کی رشک ہے لوٹن کبوتر کو
ہوا کس طفل خو کو عزم بازی گاہ مقتل کا

سواری اُس مہ شب گرد کی باد بہاری ہے
کھلا ہر کوچہ مین طرفہ چمن گلہای مشعل کا

جسے قاتل نے دیکھا اک نظر دم مین کیا بسمل
مگر تلوار کا ڈورا ہے ڈورا اُسکے کاجل کا

جو نکلے آستان پر پہنے برسون جبہہ سائی کی
ہماری خاک کو ہے دیر مین اعزاز صندل کا

عجب کیا گریہ سے دھوجائے پتلی چشم عاشق کی
برسنے سے سفید البتہ ہوگا رنگ بادل کا

۱۳

ولہ

۲۴

تصور عاشق بیتاب نے دل مین جہان باندھا
نقاب اس شرفگین نے چہرہ پر جو ہان باندھا

دیوان شہیدی 9

محبت قطع کی تمنے وہ کوسون اڑگیا تم سے
دل اپنا رشتۂ الفت کا تھا ای گلرفان باندھا

ابھی جوہر کرونگا اپنا ورنہ سچ بتا مجکو
تری تیغ نگہ نے مشورہ کیا میری جان باندھا

غریق بحر ہشیاری کو ہردم فکر ساماں ہو
کبھی یاں کشتی مے پر نہ ہم نے بادبان باندھا

عداوت یہ جان مجنون سے کیا ہے تجکو ای ظالم
مغیلان مین جو خالی ناقہ لاکر سار بان باندھا

کیا ہجران کی شب مین کوہ غم نے مجکو چور ایسا
کہ جراحون نے صبح آکر اہر استخوان باندھا

بنا تھا پنجۂ جراح رشک پنجۂ مرجان
ترے زخمی کا جسدم آسنے زخم خونچکان باندھا

مرا ہر مصرعہ دیوان ہی اک شاخ شکر گویا
لب شیرین کا مضمون مین نے ای شیرین ہان باندھا

زمان نزع دیکھا اک نظر حور بہشتی کو
یہ بہتان اپنے عاشق پر عبث ای بدگمان باندھا

کوئی ای حاملان عرش تمسے داد لیتا ہون
ستون اک آہ کی نالو نے سوئے لامکان باندھا

شہید اس قدر دانی کا ہون کشتے کر کے عاشق کو
لحد پر نخل ماتم یار نے بہر نشان باندھا

مجھے اک عمر سے تھا موتونکے سہرے کا ارمان
شب فرقت مین تو نے دیدۂ گوہر فشان باندھا

رسائی ایک تیر بام تک اسکو نہیں ظالم
کمند آہ مین سو بار مین نے آسمان باندھا

وہ گنج ذات کیا کچھ ہوگا یارب مین تو حیران ہون
حفاظت کے لیے جسپر طلسم دو جہان باندھا

شہیدی کثرت عصیان سے مجکو خوف آتا ہے
سفر ہے دور کا اور دوش پر بار گران باندھا

15 ولہ

16 ولہ

17

دیوان شہیدی ١٠

مرگ عاشق پر جو برہم ہو دو عالم کا ورق
حیف ہے اے جان تجھے ملنا کف افسوس کا

وصل میں دشوار نکلیگا ہمارے دل سے غم
چھوڑنا آسان نہیں ہے خانۂ فانوس کا

کیا لکھے دیکھے ستمگر نے جو لفظ وفا
پھاڑ ڈالا کیوں خفا ہوکر ورق قاموس کا

سامنے آنکھوں کے پھر آتا ہے میرا درد دل
کیوں تجھے باور نہیں منکر ہو محسوس کا

دم بدم آتا ہے اخبار دروغ و راست سب
بدگمانی نام ہے عشاق کے جاسوس کا

کس شکار افگن کی آتی ہے سواری دشت میں
منتظر ایک ایک وحشی ہے صدا کوس کا

روبروئے خلق نہ اخفائے محبت ہوسکا
صبح محشر سے مگر پردہ مرے ناموس کا

١٧ سبز کرتا ہوں نگین دل شہیدی زہر سے
کندہ اس پر میں کرونگا نام شاہ طوس کا ٧

ولہ

جان اب تم سے ہے کیا بھید چھپانا دل کا
آپ سے مجھکو مبارک ہو لگانا دل کا

نئی باتیں نئی گھاتیں نئی چاہت نیا پیار
کیا قیامت ہے نئے شخص پہ آنا دل کا

لاکھ ڈھونڈھا کرے وحشت کو کوئی ملتا ہے سراغ
انکی مٹھی میں ہے ان روز دنوں ٹھکانا دل کا

ہائے رے اگلے ستمگار کا حسن کے گلے
انکا پھر نادم سر داور وہ دکھانا دل کا

انکی برداشت نے یاں تک تو کیا نازک طبع
سخت دشوار ہے اب مجھکو اٹھانا دل کا

تھوڑے سے حلقوں میں ہے زلف کے عارض کو میسر
انھیں منظور ہے پھندوں میں پھنسانا دل کا

ڈراجو گلستان میں آنے سے تیرے
پری رنگ گل ہو گا ظاہر نہو گا

۲۰
ملا وصف کرنے کو معشوق تجھ سا
ہوا ہے شہیدی سا شاعر نہو گا
۷

صاف آزردہ ہو تم سینہ مرے جان کس کا
دل ہے دلدار ہے جب دل نہیں کیا دلدار
بندہ ہونے سے مرے عار ہے گر صاحب کو
بیوفائی کا گلہ آپ سے کم فہمی ہے
رشک نے زہر بنایا ہے مرا آب حیات
سنت مذہب ہون لیکن نکردن پاس قسم

ولہ

رخ سے پیدا ہے غضب کینہ پنہان کس کا
جان سے جاتا ہے چلی جان نہ جانان کس کا
بندگی کیجئے مین تابع فرمان کس کا
صرفہ جب دل شکنی پر نہیں پیمان کس کا
مرگ ہے وصل کی شادی غم ہجران کس کا
سخت کافر سے سرو کار ہے ایمان کس کا

۲۱
اب شہیدی سے تو ہے ضبط جنون بس دشوار
دامن یار ہے چھوٹا تو گریبان کس کا
۲۶

اور بھی دیتا جو حق سے کرکے منت مانگتا
میری محتاجی دلیل فرط استغنا سمجھ
زندگانی سے بجان ایسا ہوں گر ہوتا شہید
منھ کے بدلے می پرستی کو سون میخانہ کے گرد

ولہ

پر فزون قسمت کیا مین اہل حق غیر مانگتا
کیا نہ ملتی مجکو گر مالک سے دولت مانگتا
اپنے قاتل کی دعا وقت شہادت مانگتا
گر مرا ساقی دعا سے ابر رحمت مانگتا

قیس کا ڈر تھا کہ میں دیوانہ زندان میں چھپا	دشت میں گر دیکھ پاتا فرق وحشت مانگتا
ناز گر بنتا مشکل تجھسے چاہتا	حسن گر ہوتا مصور تیری صورت مانگتا
تو نے جو سے شیر بھی جاری نہ کی اوکی	بیستون میں آکے خسرو گر ضیافت مانگتا

۲۲
حشر سے پہلے شہیدی تو تو پہونچا خلد میں
ورنہ مشکل ہوتی گر داد محبت مانگتا
۱۳

حریفو ہوش میں آؤ کہ جام شیشے کا
دلوں کو مست نہ لٹکاتی زلف شانہ میں
یہی نماز جماعت ہے رندوں کی زاہد
تجھے سفال میسر نہو لگا دے اوک
نکال مجکو نہ بزم شراب سے باہر
بقدر صرف مجھے دے شراب پیر مغان
ہزار جا سے کرے زخم خوردہ ایک گزند
وہی لطافت صورت وہی صفا کا دن
نہ چھٹ سکے ترے قابو میں آ کے اے بت
طلائے جان تھی مجھے چال ہے تری ساقی

ولہ
کسی کے لب کو ہے لایا پیام شیشے کا
کیا ہے سینے میں میں نے مقام شیشے کا
کہ جھکتے ہیں جھکے جسدم امام شیشے کا
رواں ہو میکدے میں فیض عام شیشے کا
کہ نیر ابرد ہ ہوں ساقی غلام شیشے کا
زبان حال سے یہ ہے کلام شیشے کا
محال دل کی طرح التیام شیشے کا
ہمارے دل میں ہے نقشہ تمام شیشے کا
لکیریں ہیں کف نازک میں دام شیشے کا
قیامت اور بھی لایا خرام شیشے کا

۲۳ ولہ ۱۵

ولہ ۲۵

قبر حافظ پر شہیدی بیٹھکر پی لین شراب ۲۴
ہند مین چلکر کرینگے یاد کیا شیراز کا ۱۳

ولہ

ساقی غم شفقی اشک کو صہبا سمجھا
دیدۂ دل کو مرے ساغر و مینا سمجھا

بنکے ناچیز جہان صاحب توحید ہون مین
مہر ہر ذرے کو ہر قطرہ کو دریا سمجھا

مجھے دکھلائی دورنگی نے تری طرفہ بہار
جب ڈوپٹے کو ترے مین گل رعنا سمجھا

اُسکے نزدیک نقطہ اور نقطے مین کچھ فرق نہین
جو شب ہجر کو میری شب یلدا سمجھا

دلکو ہے اس سے ہوس خلا مین ہم آغوشی
بوالہوس قامت جانان کو بھی طوبا سمجھا

پہلے دکھلا ہین خریدار کو جنس ناقص
شاہد مصر سے خالق تجھے اچھا سمجھا

قیس کا دل نہ لگا بیت طرب خانہ مین
وادی نجد کو مین صفحۂ لیلا سمجھا

شکل دکھلائیگا فرداے قیامت مجکو
وعدہ سچا ہے ترا معنی فردا سمجھا

اُٹھ گیا جب شفق رنگ حنا کا پردہ
کف دشمن کو مین اُسکے ید بیضا سمجھا

دیکھکر چشم پر آب مژہ شعلہ فشان
لب دریا وہ چراغان کا تماشا سمجھا

آکے جلاد اجل نے مری جان بخشی کی
مین دم تیغ کو تجھ بن دم عیسے سمجھا

رکھتے کیا جانیے کیا رشک مسیحا پہ گمان
گر عیادت کا نہ عازم ہوا اچھا سمجھا

مین تو سمجھا ئن ہزار اُسکو شہیدی لیکن

دیوان شہیدی ۱۳

27

ولہ

حلقۂ گرداب ہے حلقہ مری زنجیر کا

[illegible] ای شہیدی فال [illegible]

سادہ کاغذ [illegible] مین ہے تری تصویر کا

[illegible] اپنی نقش باقی رہ گیا [illegible]

[illegible] زنار کا

[illegible] قطع تعلق [illegible] زنجیر کا

دل ہی ای قاتل [illegible] عاشق دلگیر کا

جبکہ سینے سے نکالا تو نے پیکان جانکر [illegible]

تیشۂ آخر سے جنت مین روان ہوا ی نظر	تھا سر فرہاد سنگ راہ جوے شیر کا

26	موج خیز غم مین قصر دل کی ڈالی ہی بنا یہ نہ ٹھہریگا شہیدی فائدہ تعمیر کا	17

ولہ

ای پری حیران ہون تیری خندۂ تقریر کا — اک طلسم تو ہی کھلنا غنچہ تصویر کا

ضبط گر مانع نہو ذکر بتون کے درد مین — سو خلل ہر شب کرے نالہ مری زنجیر کا

عاشقون کی آہ سے اُس مہر وش کو غم نہین — جانتا ہی موم سے پیکان ہی اُنکے تیر کا

اشک خون رکھتے ہین گلگون تیرے چہرے کو مدام — شکر شرمندہ نہین ہین رنگ کی تغییر کا

وصل بیداری مین اُسکا خواب مین کرکے خیال — منتظر رہتا ہون نادانی سے مین تعبیر کا

عاشق حیران کو تیرے ای نگار سادہ رو — شبہہ ہر سادہ ورق پر ہو تری تصویر کا

مین نہین مجنون کہ صحبت آہوون سے ہو برار — شیر بھاگے گر سنے نالہ مری زنجیر کا

سو گنہ سرزد ہون مجھسے دان نہین ہرگز نہین — عہدہ سونپا ہی تغافل کو مری تعزیر کا

اُسکے ابرو پر ہمیشہ چین نظر آتی رہی — بل نکل سکتا نہین ہی جیسے اس شمشیر کا

اس بھبوکے کا گل نظارہ مین چیتا رہا — شب لیا مد نظر سے کام آتشگیر کا

اہل صورت کو ضرر ہی سے اسمین شک نہین — آب سے پژمردہ ہوتا ہی چمن تصویر کا

بزم دنیا مین جین سے تیرہ باطن کو ہو نفع — یان زبان شمع کا قاتل دہن گلگیر کا

14

شکوہ نہین عشاق کا دستور کرون کیا

گر اس سے ستم کا ہون تو مشکور کرون کیا

لاؤنگا زبان پر تری بیداد نہ ہرگز

بے رحم مجھے خلق مین مشہور کرون کیا

واقف ہی تو اس حال سے تو مجھ سے زیادہ

ہر روز ترے سامنے مذکور کرون کیا

[illegible]

[illegible]

۱۱

تھا روز مرا تجھسے بھی تاریک زیادہ سولی نے ہمین محنت زندان سے چھڑایا	ہمین تیرا گلہ ای شب دیجور کرون کیا ہین اب کہو ای حضرت منصور کرون کیا

۲۸	ہر لحظہ رکھون ہاتھ مین دل انکا دیکھین ہین خو سے شہیدی کی ہون مجبور کرون کیا	۱۷

ولہ

مرا سینہ ہوا شہر اسمین دل خوقباش ہے گویا
نہین وہ ہمتین محتاج پوشاک مکلف کا
نہ سرکا سامنے سے ایکدم ایام ہجر امین
چھوا جس شخص نے بیہوش ہو کر خاک پر لوٹا
بچھا ہر عید کے دن فرش رنگین اطلس خون سے
ملا پستان جنت سے تجھے شیر ای قد جانان
کبھی دیکھا نہ تیرے بے زبانکو گفتگو کرتے
شب تاریک عاشق مین ترے رخ کی تجلی سے
ملا کر قبر مین کھولا کفن تیرے ملاکش کا
ترا سیب ذقن ہے نوبر باغ حسن کا میوہ
دیا عشق بازی مین گلون کی مہر دولت ہین

ہی معشوق بن رہتا نہین عیاش ہی گویا
بدن مین خود چمک ایسی ہے پہنے تاش ہے گویا
غم دلدار خدمتگار حاضر باش ہے گویا
ترا آنل ای پری افسونگری کا ماش ہے گویا
ستمگر میری قربانگاہ کا فراش ہے گویا
اسی سے نخل طوبی تیرا آگو کلتاش ہے گویا
شرارہ آہ سے منہ مین مرے خشخاش ہے گویا
بہ رونق تھی رخ پر خاک پے بشاش ہے گویا
صباح حشر کا سو جا سے پردہ فاش ہے گویا
مہ نو قاب گردون پر اسی کی قاش ہے گویا
نہین یہ سکہ جسکے ہاتھ مین قلاش ہے گویا

ولہ ۲۹

[illegible] گریبان سے نکالا
[illegible] جانان سے نکالا
[illegible] رضوان سے نکالا

۱۵ پیغمبر

قربانی انسان کا نہین شوق گر اسکو
پھر عید کے دن کیون مجھے زندان سے نکالا
احباب کے کاندھے پہ گرا جاتا تھا جدم
[illegible] ارمان سے نکالا
تقدیر نے ساحل پہ [illegible]
[illegible] طوفان سے نکالا
[illegible] نقشے سے بیابان سے نکالا
[illegible] حیران سے نکالا

[illegible] گریبان سے نکالا

۳۰ ۸

ولہ

ہو چلا خنجر بیداد کا بسمل ٹھنڈا — لے ہوا اب تو کلیجہ ترا قاتل ٹھنڈا

ٹھہری دھوپ مین مجنون تو پھر ننگے پاؤن — خس کے پردوں سے ہوئی لیلی ترا محمل ٹھنڈا

یاد یاران وطن مین نفس سرد سے صبح — دشت غربت کیا مین نے کئی منزل ٹھنڈا

جام بھر بھر کے لگا دینے آسے بھی شربت — اسقدر بھی تو نہو ساقی محفل ٹھنڈا

اٹھ چلے پھول شہید فلک اس آگ نرکھ — سبز چوڑی کو نکر حور شمائل ٹھنڈا

تشنۂ وصل پری رو کو سنا دو مژدہ — نیل مقصود کا نزدیک ہے ساحل ٹھنڈا

اپنا پیری مین ہوا داغ جنون روشن تر — شمع کو وقت سحر کرتے ہین غافل ٹھنڈا

۳۱ سینہ پر مہندی بھرے ہاتھون کو رکھکر بولا
لے شہیدی ترا بس اب تو ہوا دل ٹھنڈا ۲۲

ولہ

آسمان خصم قوی ہے اہل استعداد کا — زنگ مین ضایع رہا جوہر مرے فولاد کا

دیکھتے ہی آئنہ ایسا ہوا وہ بدحواس — شکل عاشق کو دکھا کر ملتجی ہے داد کا

آسمان ہفتمی پر قمریون کا ہے دماغ — باغ مین تکیہ لگا بیٹھا جو وہ شمشاد کا

ہے وہی شکل و شمائل ہے وہی ناز و ادا — کیون نہ دھوکا ہو پری پر یار کے ہمزاد کا

ای صنم مین داد کو اپنے نہ پہونچون روز حشر — گر خدا سے بھی کرون شکوہ تری بیداد کا

یاد چشم سرگین کیا کیا رولاتی ہے مجھے — جس گھڑی قرآن مین پڑھتا ہون مین سورہ صاد کا

۲۱ ولہ ۳۲

خاک میں چھپنے سے دانہ کو کشایش ہو نصیب
کیوں نہ عقدہ میرے دل کا قبر میں جا کر کھلا

عاشقوں میں قابل کشتن نہ تھا میرے سوا
میں ہوا قتل اور کمر سے یار کی خنجر کھلا

سرمہ کا ڈورا کسی کی چشم میں یاد آگیا
موج مے کی جزر و مد سے جب خط ساغر کھلا

راز پوشیدہ لکھا تھا جسمیں اپنے یار کو
نامہ بر کی ہوشمندی سے وہ خط گھر گھر کھلا

نامۂ اعمال قاتل کا بعینہ نقل تھا
خون ناحق کا مرے کیوں حشر کو محضر کھلا

ملتوی رہجائیگا خلق خدا کا سب حساب
گر مرے اعمال بد کا حشر کو دفتر کھلا

مژدہ باد اے دل کہ اب تیری دعا ہی مستجاب
میرے نالوں کی بدولت آسمان کا در کھلا

بستگی سے قدر و قیمت ہے دل کم مایہ کی
ایک قطرہ آب ہے جب عقدۂ گوہر کھلا

تیری فرقت میں نہ جھپکی ایک شب میری پلک
خانۂ ویران کا رہتا ہے ہمیشہ در کھلا

کام دل کا ہو کے سائل اسسے میں جو رہی چھپے
چپ سا رہ جاتا ہوں جب کتا ہے وہ پیمبر کھلا

سر کے بالوں کو جو اٹکھیلی سے چھیڑا میں نے رات
کس ادا سے بولے وہ ہے ہے مرا جوڑا کھلا

چاندنی میں سیر تھی منہ سے ہوئے متغیش کی
طرفہ گورے رنگ پر الماس کا زیور کھلا

چوم کر وقت کرشمہ ابروئے خمدار یار
بول اٹھی مشاطہ آج اس تیغ کا جوہر کھلا

بیٹھ تسکین سے قفس میں کوئی دم مرغ اسیر
مدتوں پھڑکا نہ ابتک کوئی تیرا پر کھلا

بند ہے مجھ پر اب اس بدمست کے محفل کا در
سیکشی کے شغل میں جو میرے گھر آکر کھلا

[illegible]

ولہ

[illegible]

کھڑا تھا دل میں تو جاتا رہا ہی دل ہی سینے سے
نگین گم ہو گیا افسوس کندہ مہر خاتم کا

مرے پہلو سے جاتے ہو یہ کہکر دم میں آتا ہون
تمہارا وعدہ سچ پر یان بھروسا کسکو ہے دم کا

اٹھائے مین نے بعد وصل بھی صدمے جدائی کے
پہونچکر خلد مین مجکو رہیگا ڈر جہنم کا

سبب زیست کا ہی موت مجھ تک آ نہین سکتی
فراقِ یار مین محصور ہون مین لشکر غم کا

نکلوایا گیا ہون اُسکے گھر سے یہ توقع ہی
گنہ پھر بھی ہوا کا شانۂ جنت مین آدم کا

مجھے سیل فنا بحر بقا کا راہبر ہوگا
عیان یہ چشمۂ خورشید مین ہی قطرہ شبنم کا

۱۲	بہت سی کعبہ کوے بتان مین ایڑیان رگڑین شہیدی مین نے پیدا کر دیا ہے چشمہ زمزم کا	۲۵

ولہ

آتش مے سے چراغ حسن روشن ہو گیا
آب اُس تصویر سے چہرہ کو روغن ہو گیا

یار کے نظارۂ رخسار کا حائل ہے خط
تیرہ بختی سے ہماری خضر رہزن ہو گیا

دود گردون شعلہ خو آتش شفق اخگر نجوم
عالم بالا مرے آہون سے گلخن ہو گیا

آہ وہ دل جسکو لبیک حرم سے عار تھا
عشق مین اک بت کے ناقوس برہمن ہو گیا

ہر شجر نخل شہیدان نوحہ خوان ہر عندلیب
ایک گل بن مجکو ماتم خانہ گلشن ہو گیا

بزم قاتل مین ملا تھا سر کٹانے کا مزا
حملہ تن مین شمع کے مانند گردن ہو گیا

[illegible]
عیب کیا گر ارغوان کا پھول سوسن ہو گیا

[illegible]

ولہ

[illegible]

[illegible]

جیسے بھرابھرا ہو شگوفون سے نونہال بے آہ میرے گریہ مین رونق ذرا نہین ناحق ہی فلک گر ہی چھریرا اترا بدن		زیور سے تو ہی سرو سمن بر بھرابھرا سچ کہتے ہین علم سے ہو لشکر بھرابھرا ورزش سے ڈنڈ تو ہے ستمگر بھرابھرا
۳۸	کیا قطرہاے خون شہیدی کی احتیاج جوہر سے خود ہے یار کا خنجر بھرابھرا	۵
شروع سال ہی کچھ کرون سامان لک کے ماتم کا جہان نظارگی ہی یار ہنستا ہی مین روتا ہون ہوئی تحریر نامہ مُہر کا صرفہ رہا اسب سے ٹہرا اس سے چھپاؤن جان ہمیشہ گرد پھرتا ہی	ولہ	بہانہ خوب ہاتھ آیا ہی ان روزون محرم کا تماشا ہی چمن مین خندہ گل کا گریہ شبنم کا برای زینت ہونا قلمدان مین ہی خاتم کا پہ پیدا نیرا عاشق ہے کے مین معشوق ہون غم کا
۳۹	صنم بہر خدا رہنے دے اپنا ہاتھ سینہ پر ہمارا زخم دل محتاج ہے ان روزون مرہم کا	۲۲
آئینہ رخسار جانان کا ہمارا دل ہوا شکل اک پردہ نشین کی دیکھکر بسمل ہوا دیدۂ انجم مین بے سرمہ غبار آجائیگا غیر کی خاطر کیا چدنگ مجکو یار نے	ولہ	یان بڑھا اک داغ وان پیدا نیا اک تل ہوا مین ادھر جیسے گیا روپوش ادھر قاتل ہوا خون ہے بے تقصیر جو لا نگاہ اُس کا دل ہوا پرزے پرزے گر ہوا ان ٹکڑے ٹکڑے دل ہوا

۱۹

[illegible]

۱۰	باریاب خلوتِ جانان ہو عاشق بعد مرگ ای شہیدی جیتے جی جنت مین کب داخل ہوا	۴۰

عمر بھر عشق کے آزار نے سونے ندیا — ولہ — ہاے ہاے دل بیمار نے سونے ندیا
نالہ کش ایک رہا ایک کراہا تا صبح — جان ریش و دل افگار نے سونے ندیا
خواب مین شکل دکھاتا وہ مقرر مجکو — شوق کے طالع بیدار نے سونے ندیا
عیش کی شب بھی مری بخت کو آجاتی نیند — اُسکی پازیب کی جھنکار نے سونے ندیا
میرے مرقد پہ کہا کس نے قیامت ہے قریب — یاد آکر تری رفتار نے سونے ندیا
رتجگے ہوتے رہے ہین کہ بڑھے غم کی عمر — ایک شب دو دل زار نے سونے ندیا
ہین فسوس نے ندیا شام سے اسکو شب وصل — صبح تک ضد سے مجھے یار نے سونے دیا
نیش غم نے رگ مژگان سے نکالا یہ لہو — مجکو راتون مرے غمخوار نے سونے ندیا
میکشو سرخ ہین آنکھین جو تمھاری شاید — شب تمھین ساقی سرشار نے سونے ندیا

۱۱	خوف تھا اُسکو شہیدی تری بدمستی کا شب جو ہمبر ہون کو عیار نے سونے ندیا	۴۱

صلح مین عربدہ جو مستعد جنگ رہا — ولہ — شب عشرت مری آغوش مین وہ تنگ رہا
شکر ہے خانۂ زندان کی شکایت نہ رہی — جاکے صحرا مین بھی دیوانہ ترا تنگ رہا

جان

جان ہی انعام تو لے ای فلک شعبدہ باز | تو دکھاتا ہمین سو رنگ کے نیرنگ رہا
دیکھکر سینہ زنی چہرہ خراشی اپنی | بزم دشمن مین اُسے شغل دف و چنگ رہا
آہ سوزان نے بہت شیشہ گری کی افسوس | نہ بنا شیشہ دل سخت صنم سنگ رہا
وسعت آباد اسے کہتی ہی نادان خلقت | مین نے عالم مین قدم جبسے دھرا تنگ رہا

۴۳ گر شہیدی کے قلم مین ہی یہی نقش بدیع
یادگار اس سے بھی دنیا مین اک ارژنگ رہا ۲۰

ولہ

دیر و حرم کا جبکہ جہان مین نشان نہ تھا | عاشق کے دل سوا کوئی اُسکا مکان نہ تھا
کس خوش سلیقگی سے مرتب تھی بزم عیش | سامان وہ کیا ہی جو کہ مہیا وہان نہ تھا
گستردہ فرش بوقلمون تھا جہان تہان | اطلس نہ تھا حریر نہ تھا پرنیان نہ تھا
دستے چنے تھے اور ہی پھولونکے طاق مین | چمپا نہ تھا چنبیلی نہ تھی ارغوان نہ تھا
روشن ہر ایک گوشہ مین تھی سو ہزار شمع | گلگیر تنگ حوصلہ پھاڑے دہان نہ تھا
تھین بتیان اگر کی سلگتی ادھر اُدھر | آتش درخت طور کی تھی پر دخان نہ تھا
تھا مست نغمہ بزم کا ہر کوچک و بزرگ | چنگ و رباب و عود کا شور و فغان نہ تھا
ہر لحظہ بے پیالہ و ساقی تھا دور مے | آنکھون مین تھا خمار کوئی سرگران نہ تھا
موجود تھا مشاہدہ معدوم تھا حجاب | بے چشم جو نظارہ تھا سو رائگان نہ تھا

دیوان شہیدی

۲۱

ناگہ پلک جھپکتے ہی ایسا ہوا وہ گم
دونون جہان ڈھونڈھ چکے کہیں نشان نہ تھا
کیا جانتے تھے یون ہی بچھڑ جائیگا ساتھ سے
ان پر گمان مہ تھا یہ شہیدی گمان نہ تھا

۴۴

ولہ

۱۱

مثنوی

۴۶

ولہ

۱۲

تیرے گلشن مین ہمیشہ رہے شبنم کی بہار	لخلخہ سینہ سے سنو موتیون کا ہار جدا
زاہد شہر کی ہر طرفہ خرابات مین سیر	پی کے مے سبحہ جدا پھینکی ہے دستار جدا
ہم خلائق کسی دریا کی مگر موجین ہین	دم مین سو بار ملے اور رہے سو بار جدا
گرد غم کے ہین مرے بیت حزن میں انبار	سقف قائم رہے گو اس سے ہو دیوار جدا

۴۵	تپ فرقت نے کیا سرد شہیدی ہمکو فصل سرما مین کسی سے نہو دلدار جدا	۱۴

ولہ

چاند نکلا تھا کدھر کیا ترے چھت پر آیا	شام کے وقت جو تو آج مرے گھر آیا
کوئی جھونٹوں بھی سناتا نہین چلنا کے مجھے	کیا ہے بیہوش پڑا وہ ترا دلبر آیا
مجھے آتی ہے بدن سے ترے بو فتنہ کی	کس کے آغوش مین تو ہو کے معطر آیا
جب گیا غیر تری بزم سے دلشاد گیا	جب مین آیا ترے کوچے سے مکدر آیا
کوئی اس عہد فراموش سے کہدے جاکر	آج وعدہ ترے عاشق کا برابر آیا
نعش کسکی یہ اٹھی جسکے تماشے کے لئے	سر کھلے اپنی وہ دہلیز سے باہر آیا
جلد انصاف چکا خلق کا اے داور حشر	پھر قیامت ہے جو وہ شوخ ستمگر آیا
روز بد سے بھی بری شب جو کٹی ہے انکی	اور دن آیا تو اس رات سے بدتر آیا
میرے اور اسکے قسم پر تھی قسم قول پہ قول	نہ کہا ایک کا پر ایک کو باور آیا

۹

[illegible]

ولہ ۴۹

دیکھو ایسا نظر آیا پری اک انسان بنا
حسن کی تعریف مین بندہ ہے دیوان بنا
خط نے آکے [illegible] حسن کا عنوان بنا
فصل آئی [illegible] باغ مین ریحان بنا
[illegible] نقطہ بیابان بنا

۲۳

[illegible]

۴۷ ولہ ۱۱

آغوش کا حظ پیکر دیبا نے اٹھایا
بوسہ کا مزا ساغر صہبا نے اٹھایا

کیسکے دل محزون کو ستایا تھا کہ اک عمر
خجلت سے نہ سر زلف چلیپا نے اٹھایا

شاید مہ کنعان کی نظر آگئی تصویر
کہنا ہے عبث رنج زلیخا نے اٹھایا

ظالم چمن آرا کو ہی گلچین کی اجازت
کیون شور عبث بلبل شیدا نے اٹھایا

تھا خوف خدا دشمن خونخوار کے دلمین
بیڑا مری ایذا کا احبا نے اٹھایا

ہنستی تھی کھڑی پیکر طوبی صف روز قیامت
سر خاک سے جیدم ترے رسوا نے اٹھایا

اغیار کا منہ تھا مجھے محفل سے اٹھاتے
سچ یون ہی تری رنجش بیجا نے اٹھایا

اے دوست ترے دل مین کبھی رحم نہ آیا
سو بار مجھے خاک سے اعدا نے اٹھایا

بیمار محبت کو اب اللہ شفا دے
سنتے ہین کہ ہاتھ اس سے مسیحا نے اٹھایا

آمین کی صدا حضرت عزت مین ہی پہنچ
کیا دست دعا عاشق شیدا نے اٹھایا

۴۸ ہی قدر سخن گو کہ پس مرگ شہیدی ۸ر
تابوت مراد وش پہ سودا نے اٹھایا

ولہ

قتل کے دن دوڑ کر مین پائے جانان پر گرا
تشنہ عمر خضر تھا آب حیوان پر گرا

چاک سے سینہ کے پھر پہلو مین مین نے رکھ دیا
گریہ مین جو لخت دل پلکون سے داماں پر گرا

ہجر مین جینے سے مرنا وصل مین مجکو قبول
یہ سخن پروانہ کہکر شمع سوزاں پر گرا

[illegible]

ولہ

[illegible]

۱۸

سچ ہے پلے پر پہونچکر تیر کم کرتا ہے توڑ — میرے نالہ کا بلندی سے اثر جاتا رہا
وصل کی تدبیر کا خواہان تھیون سے ہوا — تیری فرقت مین مرا ہوش اسقدر جاتا رہا
لاکھ ڈھب مین چال چلتا اسقدر ہوتی تو دیر — آسمان شاید شب ہجران ٹھہر جاتا رہا
میرے دم تک اُس گلی مین حشر کا ہنگامہ تھا — اپنا لاشہ اُٹھتے ہی سب شور و شر جاتا رہا
باغ دنیا سے ملا کیا نہال آرزو — شور زار دل کی خاصیت سے بر جاتا رہا
بےمقدر دولت باقی نہ حاصل ہو سکے — آ کے قابو مین مرے وہ سیمبر جاتا رہا
اک گل دیدار کی حسرت مین اٹھتے ہین نشان — یا ہمارا دامن نظارہ بھر جاتا رہا
لاشہ کا بھی خون گرفتہ کے پتا ملتا نہین — ناشہ ہاتے ہنسے مین یان نامہ بر جاتا رہا
کچھ دنون ہم نے بھی چھوڑ رکھی تھا رسم عشق مین — جا کے نا چرخ آہ کا شعلہ بکھر جاتا رہا
کس سے کہتا کس کی سنتا و اقف اپنا کون تھا — مدتون اُسکی گلی مین گنگ و کر جاتا رہا
پیشتر طوفان گریہ بیر کا مانع نہ تھا — نہر چین تھین پایاب آنکھون اُتر جاتا رہا
عشق مین تعظیم کا خواہان کسی سے مین تھا — محفل جانان مین سب سے پیشتر جاتا رہا
سال مین بھی کم تما جمعہ کی مین تو قضا — ذکر اس سے سوے مسجد بیشتر جاتا رہا
ورد کرتا گر طواف و زیارت ہوتا مطیع — گرد قصر یار ناحق ہر سحر جاتا رہا

فقر مین شاہد پرستی کب شہیدی سے نبھی

ندامت صید عشرت دام پرورده غم ہے | نکرنا تھا اُسے بیچا غزال خانہ پرور کا
دعائین مانگتا ہے وہ کسی عاشق کا خط آوے | نیا شوق اندنون پیدا ہوا اُسکو کبوتر کا
دکھایا اپنا رے دا تشین جب اُس محبوب کے نے | گمان بالی کی مچھلی پر ہوا مجکو سمندر کا
کبھی عمداً وہ ہنسا کر جو مجھسے بات کرتا ہے | مزا دیتا ہے اُس کا ہر سخن قند مکرر کا
بیچا ایک تیر اول نہ ای شیرین بھو اسیر | جگر پانی ہوا فرہاد کی باتون سے پتھر کا
کسی کے عارض گیسو کی مجکو یاد آتی ہے | نہ چھیڑ ای ہمنشین قصۂ شب غم گل صنوبر کا
چلے ہے کشتی مے راندن محفل مین ساقی کی | ہمارا دور جب آیا ہوا ہے حکم لنگر کا
در و دیوار پر چھاپے لگے ہین خون کے ای قاصد | تیا کیا اور بتلادُن تجھے قاتل کے ہین گھر کا
مجھے زنجیر سے اور طوق سے نفرت رہا کی ہے | ہوا تھا کچھ دنون مجنون کو شوق البتہ زیور کا
ہمارے حق سے اسکو یہ جا کر چلا ہے تو | کہ تمغہ ہر کوئی پہچانتا ہے تیرے خنجر کا
ہوا زلف سیہ پر نامۂ اعمال کا شبہہ | دُر گوش اُسکا مین سمجھا ستارہ صبح محشر کا

۵۴	شہیدی قصر جنت دیکھ کر مین خوب سا رویا مجھے یاد آگیا نقشہ کسی محبوب کے گھر کا	۵

دل نے رسوا چار سو ہمکو کیا | ولہ | دربدر اور کو بکو ہمکو کیا
تیغ نے جسکی کیا تھا چاک چاک | | تیر نے اُس کے رفو ہمکو کیا

ولہ

۲۵

۵۵

ولہ

گذر جی سے اگر طالب ہے عمر جاودانی کا

۱۲

مبارک

ردیف باے موحدہ ١٢

مبارک ای گل زخم شہیدان خندۂ تازہ | ہوا ہی شوق خنجر کو بنام زعفرانی کا
پھرا کرتا ہی راتون کو جگتا تا خیل غزالی | نہین محتاج ویرانہ ہمارا پاسبانی کا
تغیر حال مین اپنے رہیگا شام محشر تک | ابھی سے پوچھنا بیجا ہی انجام اس کہانی کا
بہار بیخزان سے عشق رکھ گر گرمی چاہیے | عبث بلبل ہی تو نادان اس گلزار فانی کا
وہ خود فرمان مین ہی اُسکا تخیل گیا ہی فرمان مین | شب عشرت مین بھی سو غم مرا ہو بدگمانی کا

٥٦ | ہمارے سادہ رو کا چہرہ ہے ہر صفحۂ سادہ | ١٣
نظر کیا آئے تجکو محو تو نیرنگ مانی کا

ولہ

مین معتقد ہون عشق خوش عندلیب کا | کہتے ہین گل عرق ہی خدا کے حبیب کا
کب سنبل بہشت معطر کرے دماغ | گر ہو نچے نفع اُسکے نگیسو کی طیب کا
اُس نے مساحت جبل طور کے لئے | بخشش کیا کلیم کو عہدہ جریب کا
صحرا مین گر بیان ہو ترے نطق کی حدیث | حنظل مین کیا عجب ہی مزا ہو ذبیب کا
دے عقل کل کو طفل دبستان جہان سبق | اُس مدرسہ مین تجکو لقب ہی ادیب کا
گردون پہ عشرت شب معراج کا نشان | اب تک حنا مین ہاتھ ہی کف الخضیب کا
آواز مانگتے رہین داؤد عمر بھر | اس آرزو مین کام لے اُس سے نقیب کا
فرخندہ بخت ہی وہ جو امت مین ہو تری | ارمان ہیرون کو رہا اس نصیب کا

ولہ ۵۹

۵۸ بیت بحثی کرنی ہے گر طائرانِ باغ سے
ہمسے یہ اشعار تازہ سیکھ جائے عندلیب ۱۲

سنبل گیسو ترا اگر دیکھ پائے عندلیب ولہ دل نہ یون ام رگ گل مین پھنسائے عندلیب
گر یون ہی گلشن مین طوفان کی طراوت ہے جوش منہدم ہے کوئی ساعت مین بنائے عندلیب
زیر دیوار چمن ہر صبح جاتا ہون کہ وان کانون مین اڑنے سے آتی ہے صدائے عندلیب
گلرخون کی بزم مین البتہ ہوا اپنا گزار ہو جہان خندان چمن وان کیون نجائے عندلیب
دھوپ مین بٹھیا رہون مین تیرے در کے سامنے اور بیٹھے گلشن مین گل کے سائے سائے عندلیب
ایکدن اس غیرتِ گل نے اٹھایا ہاتھ پر بوئے گل مین بس چھپے سب خار پائے عندلیب
تجھسے دلمین عشق پنہان رکھین گلبن کیا عجب نکلے غنچون کے چٹکنے مین صدائے عندلیب
جس روش تجکو اٹھا لیتا ہون مین ای نازنین اس صفائی سے نہ گل کو بھی اٹھائے عندلیب
بے سبب کیون خشم بیجا اسقدر ای باغبان ہان رعیت ہی تری یہ ہے خطائے عندلیب
قامت و رخسار تیرے دشمن جان ہین ترے آفتِ پروانہ شمع اور گل بلائے عندلیب
آمد فصل خزان سے پیشتر دو روز کاش سینۂ صحن چمن شق ہو سمائے عندلیب

شاہد گل پہنے لڑیان موتیون کی کان مین
یہ غزل میری چمن مین گر سنائے عندلیب

۲۷

ولہ ۶۰ ۱۳

پھینکدی ہی باغ مین جوش جنون سے کرکے چاک	گل جسے کہتے مین سب ہی قبلۂ عندلیب
مقتل گلشن مین آیا ہی لیے زر ہاتھ مین	کسقدر رتھا گل کو فکر خون بہاۓ عندلیب
اصل کے عاشق کو تسکین نقل سے ممکن نہین	پھول کاغذ کے نہون حاجت روا ئے عندلیب
وہ ترا قد ہی صنوبر کو دکھاۓ فاختہ	وہ ترے رخسار ہین گل کو دکھاۓ عندلیب
جو کہ انداز جفا تجھ مین ہی وہ گل مین کہان	کیا وفا سے تیری ہمسر ہو وفاۓ عندلیب
آشیان سے صحن گلشن تک بچھے ہین لاکھ دام	کاش ہو موج ہوا زنجیر پاۓ عندلیب
باغ مین صیاد کا گلچین سے پہلے ہو گزار	صبح دم خالق سے ہی یہ التجاۓ عندلیب
خصم جان گلچین عدو صیاد دشمن باغبان	وقت تیرے مقتل کا ہی ای خداۓ عندلیب

۶۱ قصۂ عاشق کو صبح حشر تک پایان نہین
کیا شہیدی سے بیان ہو ماجراۓ عندلیب ۹

ولہ

آئے تھے لے لے کے کوڑے محتسب	بن گئے مستون کے گھوڑے محتسب
گر نہو بے عقل شیشے توڑکر	عذر مین کیون ہاتھ جوڑے محتسب
ٹھونک ڈالو ملکے رندو ایک دن	شہر مین ہین تم سے تھوڑے محتسب
گر ہمارے میکدہ مین ہو گزار	خم کے بدلے تو بہ توڑے محتسب
لذت مے سے اگر واقف ہو تو	ٹھیکرے خم کے نچھوڑے محتسب

محفل سے آخر اُسکی نکلوائے جائینگے
وحشت بھرے ہوے مرے تیور کو دیکھکر
وہ دن گئے جنون کی مدارا کیواسطے
جنس وفا کی قدر گر اظہار کیجیے
ای بدسلیقہ یہ بھی قرینہ ہی بزم کا
لے اپنے آشیان کی خبر جلد جبرئیل

شیخی سے جانو بیٹھے تھے اکبار عنقریب
آتا نہین ہی اب کوئی غمخوار عنقریب
دو چار دور بیٹھے تو دو چار عنقریب
کہتا ہی محکویان سے ہی بازار عنقریب
عشاق دور بیٹھین اور اغیار عنقریب
پہونچی ہماری آہ شرربار عنقریب

۶۴ دوری شہیدی اپنی سمجھ کا قصور تھا
ہی شہرگ گلو سے بھی یان یار عنقریب ۶

حیپ ہی ستم ظریف کی تقریر کا جواب
وہ دن بھی ہونگے زنگلہ خندہ زن ترے
قاصد سے پہلے وان ہمین ہونچا اگر خدا
یوسف نہ لاکھ ننگ سے کھوے زبان طنز
دل کے مقابلہ مین عبث ہی بنا عرش

ولہ

سنتا ہی کب وہ عاشق دلگیر کا جواب
دیکھین ہمارے نالۂ شبگیر کا جواب
خود لکھتے اپنے شوق کی تحریر کا جواب
مصر عدم مین یار کی تصویر کا جواب
بیکار جس قماش ہو تعمیر کا جواب

مصرع نہ اب ہو نظم شہیدی وہی ہین ہم
لحظہ مین لکھتے تھے غزل میر کا جواب

رشک اُسپر مجھے آتا ہے میسر جس کو
ایک معشوق پری چہرہ ہو دو جام شراب

گلشن حسن کے طاؤس کے پھنسنے کے لئے
غورۂ رز ہی اگر دانہ بنا دام شراب

کو ہین نائے ہیں ن پر انکار کا موقع ہی کوئی
خود بکھر بزم مین کے دو جیب گل اندام شراب

مین گرا ایکے سبو بول اُٹھا بادہ فروش
واقعی ہی سبب لغزش اقدام شراب

خم کرون گردن مینا تری فرقت میں تو دے
شور قلقل سے مجھے موت کا پیغام شراب

چشم جانان بھی ترے سحر کی قائل ہی تو
گل نرگس کو بنا دے گل بادام شراب

وصل کی رات کا لطف اُس سے نہ پوچھو جو شخص
آپ بیہوش ہوا پی کے سرشام شراب

فتنۂ شر کا سبب غمزۂ سفاک ہوا
عہد مین تیرے بری مفت ہی بدنام شراب

67 طبع پھر جوش پہ ہے تا کہ دوبارہ نہ کھچے
ای شہیدی اُسے ہم کیون نہ کہین جام شراب 9

ولہ

لطف سو دیکھے پلا کر اُسے یکجام شراب
وصل کی رات مین کیا آئی سر انجام شراب

پیشتر آمد جانان سے ہوا مین مدہوش
ہو گیا حق مین مرے وصل کا پیغام شراب

کفر ثابت ہی تری چشم کا مخموری سے
کب یہ ممکن ہی پئے صاحب اسلام شراب

اُسکی محفل مین ہین تا کہ نہ عاشق کے حواس
دور اول ہین پلا دیتے ہین پھر جام شراب

میرے شیشے کا ہی مجلس مین تو نکلی یہ چال
دیر مین جیسے دھرے نذر اصنام شراب

[illegible]

تیری خدمت کی بدولت ہین ای پیر مغان
رات دن ملتی ہی میخانون مین بن دام شراب

چشم مخمور کا کشتہ ہون مری تربت پر
کیا عجب خلق چڑھاتی رہے بادام شراب

رنگ ہو جائے ہمارا ابھی سرخ و سفید
اپنی جھوٹی مجھے دے ساقی گلفام شراب

میری آنکھون مین تری دیکھکے سمجھا کہ یہ ہے
سحر کرنے کے لیے دشمن اسلام شراب

رہن میخانہ ہے آغاز مین دستار و قمیص
کیا دکھاتی ہے مجھے دیکھیے انجام شراب

سر دیا محکمۂ شرع مین شیشہ نہ دیا
ہین رندان جہان لیکے مرا نام شراب

زہر حسرت سے شہیدی مجھے بالطبع ہے ذوق
ورنہ تھی میکدۂ عشق مین اقسام شراب

ردیف تاے مثناۃ

۷۰ — ۱۶

تھی جنکے سبب رونق بازار محبت
وله
وہ اٹھ گئے لے ساتھ خریدار محبت

تا دل کی جگہ قطرہ خون بھی رہے باقی
ممکن ہے کھلے عقدۂ دشوار محبت

سینہ تھا عزیز اسکو ڈرا خوف سے اُسکے
گردون نہوا محرم اسرار محبت

شعلے مری آہونکے پرے عرش کے چمکے
رکھتے تھے ہواے کرۂ نار محبت

میلہ تھا فرشتون کا زیارت کو ہماری
جس روز پہنایا ہمین زنار محبت

ہر لخت جگر نو گل خندان کا ہے رو کش
شاداب ہمیشہ رہے گلزار محبت

وله

۶۲ ۵

غضب ہی ہجر مین جسکے ہمین تھا بسنت
مزا بسنت کا جب ہی کہ وہ بسنتی پوش
ہر ایک شے یرقان سے نظر پڑے ہی زرد
تھا ایکساں ہی ارمان ہوا اُسکی خفگی سے

وہ بر مین غیر کے بیٹھا ہوا منائے بسنت
خوشی سے بیٹھ کے پہلو مین پھر گائے بسنت
ہنوز دیکھیے کیا کیا ہمین دکھائے بسنت
کٹا ہی کیسی مصیبت سے اب کے ہائے بسنت

کہے ہے دیکھ مرے رنگ زرد کو وہ شوخ
شہیدی آج تو تم بھی منا کے آئے بسنت

۶۳ ردیف ثاے مثلثہ ۹

شب خموشی کا غیر تھا باعث
یا ہوئی آپ کی حیا باعث

وان ٹھہرنا صلاح وقت نہ تھا
ہمنشین تو مجھے ہوا باعث

چاہ مین بوالہوس کی خوب تھی
میری خواری کی ہی وفا باعث

بے تکلف رہا مدام وہ شوخ
آج مجھسے حجاب کا باعث

موت کا کچھ نہ کچھ بہانہ ہوا
ہوا مرنے کی یان دوا باعث

غم سے اُترے ہزار منھ میرا
پوچھتی ہے تری بلا باعث

شب رکا سا رقیب سے بولا
ہمپہ اصلا نہ کچھ کھلا باعث

بے خطا گالیاں نہ دے ناداں
ورنہ پوچھینگے آشنا باعث

رکھتا ہی شوق نامۂ عاشق بھی بال پر		پرواز کی نہین ہی کبوتر کو احتیاج
ہر لحظہ زخم تازہ ہی اُسکا قرارگاہ		کب ہے نیام کی ترے خنجر کو احتیاج

۷۷ محتاج بعد قتل شہیدی ہون عشق مین
فتراک یار کی ہی مرے سر کو احتیاج ۷

ولہ

مین جنبش لب دیکھ کے سمجھا سخن موج	ولہ	پر وصف تبسم سے ترے ہی دہن موج
ہر دل مین ترے جلوۂ واحد کا ہی پرتو		اک شمع قمر رونق صد انجمن موج
تیرے ہی تجرد وش کا مشتاق ہی کافر		زنار کے قالب مین ہر اک تن موج
دیوانہ ترا بند تعلق سے ہے آزاد		کب باندھ سکے آب روان کو رسن موج
وہ گل جو نہانے کو سحر حوض مین اُترا		تھا خندہ زنان موج چمن پر چمن موج
مشاطہ گری اپنی صبا لاکھ دکھاوے		پہونچے خم گیسو کو ترے کب شکن موج

۷۷ پوشاک تکلف کی نرکھ حرص شہیدی
بے چاک اُتو یان نہوا پیرہن موج ۷

ستر طاہی ہجر سے اور دیدۂ خونبار سے آج		ٹپکے وہ سیل گذر جائیگا کہسار سے آج
ہے تو یہ حرمت ہی جسکی زبان پر کل تھی		مست آتا ہی چلا خانۂ خمار سے آج
مضطرب کیون نہون سوسو پہ کھٹکے دلین		دمبدم دیکھتے کیون ہین مجھے پیار سے آج

۷۹ ردیف حا مہملہ ۹

تیرے گھر سے آپکی جاؤ اندھیرے مین بلا
تمسے افزون تر افق کے برین گھبراتی ہے صبح

تجکو در در کر شب ہجران یہی آتا ہے سوچ
وصل کی شب دم مین کیسی صاف ہو جاتی ہے صبح

اسکے بالون کی سیاہی سے شب یلدا اجل
اور صفائی کا وہ عالم ہے کہ شرماتی ہے صبح

تیری چوٹی پر سے بالے وار گر بنتی ہے صبح
صدق دلسے تیری گردن کی قسم کھاتی ہے صبح

منہ دکھا دے روز محشر تو ہمین لا تو نہین
گر شب ہجران مین سے ناز فرماتی ہے صبح

داغ ہے خورشید سا چاک گریبان سے خود
تپ پہ خندان ہے ہر دم کیا تری چھاتی ہے صبح

کب کسی کے گھر ٹھہرتا ہے وہ پرفن رات بھر
تو شہیدی کو عبث ہر لحظہ دھمکاتی ہے صبح

۸۰ ردیف خاے معجمہ ۱۶

نہر بہشت کا ہے مجھے شہد ناب تلخ
شیرین کو کوہکن سے ملا تھا جواب تلخ

وہ میٹھی گالیان وہ شکر خواب وصل کا
ہر دم ہے یاد مجھکو تو خور و خواب تلخ

اسکی نگاہ قہر سے بیخود ہوا رقیب
کم ظرف ضبط کر نہ سکا پی شراب تلخ

بوسہ لیا ہے لب سے نہ دشنام تو نکال
شربت کو میرے کر نہ ملا کر گلاب تلخ

کاغذ مین قند باندھکے آتے ہمارے گھر
یا محفلون مین کرتے مین اب بیجا سب تلخ

فرقت مین اسکی ذائقہ بگڑا ہے شمع کا
سمجھا مین نغمہ شکرین رباب تلخ

ردیف

۱۱	ردیف دال مہملہ	۸۲

میرے ہمچشم ٹپکینگے مری جا میرے بعد
خوب رووینگے مجھے اہل عزا میرے بعد

یار نے کھائی ہی سوگند جفا میرے بعد
تا نہ یاد آئے اُسے میری وفا میرے بعد

حسن ہی طرفہ کشاکش مین گران جانی سے
ہوئی محتاج فنا تیغ ادا میرے بعد

پھر نہ بیٹھا صف پائین مین کوئی ذلت سے
بزم جانان مین ہی خالی مری جا میرے بعد

ہے جو عشاق نوازی کے وہ دل سے مصروف
ہاے مقبول ہوئی میری دعا میرے بعد

تھا جنون مجکو بڑھے رہنے نہ دیتے ناخن
توڑکر کھولینگے وہ بند قبا میرے بعد

دیدۂ تر کو نہ خاک ہوا رزان حسرت
اک نظر ہوگی کرشمہ کی بہا میرے بعد

جیسے چلے سے کمان کرلیجیا اعدا از جنگ
چین ابرو وہ کج ہو چلینگے جدا میرے بعد

دوش پر رکھینگے وہ ہر اک سبھی عزت سے
خاک پر لوٹینگی کیون زلف دوتا میرے بعد

گھر سے نکلا کرینگے عطر مین ڈوبے ہر صبح
تیری بن آویگی اے باد صبا میرے بعد

۸۳	کیون نہ خون روؤن شہیدی وہ برائے زینت میرے روضہ سے منگائینگے حنا میرے بعد	۹

شام سے ایسی خوشی دلین سمائی شب عید
کہ اسے تا بسحر نیند نہ آئی شب عید

اسمین معشوق خوشی کرتے ہین اسمین عاشق
وصل کی شب سے بھی عشرت مین آئی شب عید

۸۶ ردیف ذال معجمہ

زال دنیا کے تعشق مین ہے خلقت کو جنون	ہر شرہ اس قحبہ کی ہے صورت نشتر سپید

۸۵ عاشقی کی حرص پیری مین شہیدی ترک کر
کیا سیہ چشمون کی صحبت ہو گیا جب سر سپید ۱۱

ہے سورۂ والشمس اگر روے محمدؐ
والّیل کی تفسیر ہوئی موے محمدؐ

جب روے محمدؐ کی نظر آئی تجلّی
سمجھا مین شب قدر ہے گیسوے محمدؐ

کم ساتھ ہوا روے نکو خوے نکو کا
ہے نیک مگر روے صفت خوے محمدؐ

ہے سرمۂ کوری مین نہان دیدۂ بد مین
جبدن سے عیان ہے رخ نیکوے محمدؐ

ماہ نو شوال سے عاشق کو نہین عید
جب تک نظر آجائے نہ ابروے محمدؐ

کس وضع اٹھائے ہوے ہین بار دو عالم
ظاہر مین تو نازک سے ہین بازوے محمدؐ

تھا بیش بہا حسن کے بازار مین یوسفؑ
پر ہو نہ سکا سنگ ترازوے محمدؐ

گلگشت گلستان مین ہے معلوم ہلا تم
ہر پھول کی بو مین ہے رچی بوے محمدؐ

کعبہ کی طرف منھ ہو نمازون مین ہمارا
کعبہ کا شب و روز ہے منھ سوے محمدؐ

ہر نخل بیابان عرب مجکو ہے طوبےٰ
ہون شیفتۂ قامت دلجوے محمدؐ

رضوان کے لئے لے چلون سوغات شہیدی
گر ہاتھ لگے خار و خس کوے محمدؐ

۸۷ ردیف را مہملہ ۱۰

۸۸	اگر فتار ہون تا ہاتھ چڑھے اُسکی زلف خواب مین آج شہیدی نظر آئی زنجیر	۱۶

ولہ

مجھے کھلوانے کمان لائی ہے تقدیر شکار
کرے صیاد کو جس دشت مین نخچیر شکار

بچکے نکلے ترے کوٹھے کے کبوتر سے عقاب
کرین شاہین کو ترے گھر کے عصافیر شکار

دل مین باقی نہ رہے گلشن جنت کی ہوس
گر ترے رنگ محل کی نبے تصویر شکار

نسر واقع کی طرح سکتے مین رہجاتے ہین
دشت مین دیکھلے رخ کی ترے تنویر شکار

نظر آئی وہ قرہ دل کی تپش رفع ہوئی
حرکت کر نہ سکے کھا کے تیرا نیز شکار

کوئی ہے بستہ فتراک کوئی خستہ ہم
صید گہ مین تری کیا رکھتا ہے توقیر شکار

رنگ تفسیدہ پہ لوٹے جو ترے وادی مین
نہ کبھی یاد کرے ساحت کشمیر شکار

نقرئی قبضۂ خنجر ہے طلائی قاتل
آئے تھے حلق پر ملکر مگر اکسیر شکار

ذوق جولانگہ دلدار مین اللہ اللہ
کعبہ سے نکلے ہین پڑھتے ہوے تکبیر شکار

یہ بھی اعجاز سمجھ میرے شکار افگن کا
دل سے معروف دعا ہے تہ شمشیر شکار

بسملی کے مزے کی کسکو ہے پرسش ورنہ
کرے حلقوم بریدہ سے بھی تقریر شکار

واقعہ یار کے میدان کا اگر خواب ہوا
صبح محشر نظر آجائیگی تعبیر شکار

دست و پا کو قلم اسواسطے قاتل نے کیا
نہ گلا کٹنے کی لذت کرے تحریر شکار

نیند آئی شب بن ترے گو آہ سرد سے | ٹھنڈی ہوائیں چلتی رہیں اپنے بام پر
تجھسے جو مجکو وصل ہوا اسکو بھی وصل ہو | عاشق ہوئی ہے صبح مری تیری شام پر
لہرا رہا ہے آتش یاقوت پر دُخان | ملتا ہے وہ مسی جو لب لعل فام پر
ٹوٹا ابھی پھڑک کے قفس پر نہ اُڑ سکے | سر کے لہو سے تر تھے ہمارے تمام پر
دل سفت تجھے بیتے نہیں اور خوبرو | کندہ ہے یہ نگینہ مرا تیرے نام پر
در پر شراب خانہ کے ہے اپنی یہ صدا | ہم دو جہان کو بیچتے ہیں ایک جام پر
جانے کی اُس کے تیری مریگا تمام شہر | باندھی کمر سفر پہ ہے یا قتل عام پر
شکر سے طوطیوں کو نہیں عشق جسقدر | کل طیر منہ ہیں بیرے کلام پر
میں ہوں بشر کلام بشر ہے مرا کلام | حاسد کو اعتراض ہے حق کے کلام پر
سینہ سے وہ جو کان ملاحت لپٹ گیا | کیا آ لگے تھے زخم جگر التیام پر

91 اللہ ہے جو وصل شہیدی کو ہو نصیب / عاشق ہوے ہیں اک بت ذی احتشام پر 7

ولہ

پہلو میں تپش دل کو ہے بسمل کے برابر | بسمل بھی نہ تڑپیگا مرے دل کے برابر
ہے خال مرا مردمک چشم کے مانند | اس بات میں کچھ فرق نہیں تل کے برابر
ٹکڑے شط الفت میں ہوئے لاکھوں سفینے | تختہ نہ لگا ایک بھی ساحل کے برابر

92 ولہ 9

وہ سر ہے دھڑ سے تجھ قاتل کے برابر [illegible]

ہمدوش رہ کے سرو قدوں کو نہال کر
سرگشت امید منتظران پائمال کر
[illegible]

ولہ 92

دولت دنیا کا منھ کالا وفا اس سے نہ ڈھونڈھ
گم ہوئی خاتم تجھے تنہا سلیمان چھوڑ کر

دیدۂ عبرت سے گورستان کی جانب کر نگاہ
خاک پر سوتے ہین کیا کیا قصر و ایوان چھوڑ کر

تو نے ای دل سینۂ پر داغ سے جنبش نہ کی
یار کی محفل مین گل پہونچا گلستان چھوڑ کر

ہجر و برداشت وصل کی سب صعوبت سہل ہی
جب ہی کوے کعبہ کے عازم کوے جانان چھوڑ کر

وصل کے کیا ایسے سامان ہین کہ عاشق ہو حریص
حسرت درد و غم واندوہ ہجران چھوڑ کر

مین وہ دیوانہ ہون بعد مرگ بھی تا حشر روح
سیر جنت کو نہ نکلی کنج زندان چھوڑ کر

جامۂ صد چاک اور طوق گران زنجیر پا
ہم چلے دنیا سے کیا کیا کچھ نہ سامان چھوڑ کر

جوش وحشت گر نہ ای ناصح ہوا مانع ختم کا
لون گریبان مین ترا اپنا گریبان چھوڑ کر

مژدہ ای قاتل ہوا وہ نیمجان بسمل بھی سرد
جسکو تو آیا تھا خاک و خون مین غلطان چھوڑ کر

چار موج قلزم ریگ روان مین ہی اسیر
تیرے دیوانے کہان جائین بیابان چھوڑ کر

خود فروشی حسن کو لازم ہی یوسف سا عزیز
مصر کی بازار مین آیا ہی کنعان چھوڑ کر

یہ ستم تازہ سنو کرنے لگا نشت اپنی عاشق
تیر بے پیکان ابھی سے طفل نادان چھوڑ کر

۹۴	کیا اُٹھا لاشہ شہیدی رند کا جو شیخ عصر نعرہ زن دوڑا کھلا مسجد مین قرآن چھوڑ کر	۱۱

گل کھائے عضو عضو تن دردمند پر	ولہ	ٹھہرین لگین جنون کی مرے نیشبند پر

۹۶ ۱۲

رات سوتا تھا جو وہ رشک قمر کوٹھے پر	ولہ چاندنی چھٹکی رہی تا بسحر کوٹھے پر
جھانکنا روزن دیوار سے اب چھوڑ دیا	یا کھڑے رہتے تھے تم دو دو پہر کوٹھے پر
غیر گھبرے ہی رہے زینہ کو مین جا پہونچا	پاؤن چھت روزن دیوار پہ دھر کوٹھے پر
قہر ہی صاحب عصمت کا وہ جھک کر چلنا	پس دیوار کہ ہی تا بہ کمر کوٹھے پر
کوٹھے پر یار بُلاتا ہی نہ زینہ نہ کمند	جی مین ہی پھینکدون مین کاٹ کے سر کوٹھے پر
اب کی گرمی نے کیا خلق کو یہ زیر و زبر	دن کو تہ خانہ مین ہین شب کو اگر کوٹھے پر
طور پر جب سے تجلی کا سُنا اُسنے ظہور	جلوہ فرما نہین ہوتا ہی مگر کوٹھے پر
رشک کہتا ہی کہ آیا خط اغیار وہان	نظر آتا ہی کبوتر کا جو پر کوٹھے پر
کیا بیان تجھسے کرون ہند کی آبادی کا	برسون گر چاہین کرین سیر و سفر کوٹھے پر
دیکھکر ایک جبل پر جسے حیران تھا کلیم	شام کے وقت وہی نور ہی ہر کوٹھے پر
ہر طرف سیکڑون خورشید و قمر جلوہ فروش	وہ اُدھر کوٹھے پر اپنے یہ ادھر کوٹھے پر

۹۷	پردگی یار کا نظارہ شہیدی معلوم ہان چڑھے دیکھنے کو چاند اگر کوٹھے پر	۲۲

گر نہین ہی باغبان گلشن مین طغیان بہار	ولہ جام عمر بلبلان بھر دیگا طوفان بہار
ہر گل خودرو کو ہی تشویش سامان بہار	اُنکے وحشی کا جنون شاید ہو مہمان بہار

اسقدر مستوجب ایذا نہین باد خزان		آشیان ہم باغ مین لائے ہین یاران بہار
بہر استقبال گل ملک عدم کو ہم چلے		ہمصفیرون کو مبارک لطف عنوان بہار

وصل کی شب گریۂ عاشق مین ہی کچھ اور لطف
ای شہیدی خوشنما ہوتا ہے باران بہار

۹۸	ردیف زاے معجمہ	۷

ہی مسیحائے اجل کو ترے بیمار سے ناز	ولہ	کسکو دنیا مین نہین اپنے طلبگار سے ناز
ناز برداری رنجور ابد مشکل ہے		اٹھ سکینگے مری کب تک کسی غمخوار سے ناز
سنگیا یار کی تصویر ہر اک نقش قدم		کیا ٹپکتا ہی پریوش تری رفتار سے ناز
کیون نہ عشاق کو ہو لطف و کرم یکسان		ناز سے پیار ہی خوشتر ترا اور پیار سے ناز
لن ترانی کی صدا کوہ پر اتنک ہی بلند		ان بتون کو ہو نہین طالب دیدار سے ناز
اب ترے ناز بجا کو بھی وہ سمجھا بیجا		خط نمایان ہو مناسب نہین اغیار سے ناز

۹۹	کیون نہ جی بیچ کے خواہان شہیدی ہون ہزار ان کا ایک ایک ہی انمول خریدار سے ناز	۹

نہین ہی جرم کشی کا وہ ہوسناک ہنوز	ولہ	خون عشاق پہ ہی تیغ ستمناک ہنوز

۹ ولہ ۱۰۰

۱۴ دیوان شہیدی

۱۰۳ ردیف سین مہملہ ۹

۱۰۱ — ۹

گر ہوا میکدہ مسمار نہین پاک ہنوز
گر مرا کوکب اقبال نہ چمکا تا حال
حشر گہ مین ہوئی جنت مری خاطر شب باش
خط کے آنے سے نہین یار کے ہم رنگ یاس
جلوہ فرما مرے گھر تھا کبھی وہ رشک بہار
ہمنے دیکھا تھا اُسے آج سحر پہنے تھا
خنجر شوق شہادت نے مجھے قیمہ کیا
خون مری لاش سے دھوتے ہین اعزہ رہ کر

ولہ

شکر ہے بادہ کشان جوش مین ہے تاک ہنوز
کیا گلہ آپ ہی گردش مین ہین افلاک ہنوز
خوف عصیان سے ہون پوش تہ خاک ہنوز
تیغ ابرو ہے سیہ چشم غضبناک ہنوز
عطر پیراہن گل مین خس و خاشاک ہنوز
عطر مین ڈوبی ہوئی خواب کی پوشاک ہنوز
آزمایش پہ ہے آمادہ وہ سفاک ہنوز
تیغ زن رن مین ترا غمزۂ چالاک ہنوز

۱۰۲ — ۹

میر و مرزا کی طرح کی ہے شہیدی یہ غزل
کہ دہن سے نہین نکلا سخن پاک ہنوز

جام جم بادۂ عشرت کو نہ خاک ہنوز
تیرے دامن کی ہوا تھی مرے دل کی آتش
جسم بے پا ہے شہادت مری جان زندہ ہے
ننگ آتشکدہ مدت سے ہون اصحاب جرم
کھینچکر تیر مری لاش سے خرسند نہو

ولہ

میری قسمت سے گرہ تخم مین ہین تاک ہنوز
جبکہ ہستی مین تھا آب نہ تھی خاک ہنوز
دھو نہ شمشیر کو اے قاتل سفاک ہنوز
بھیجتے ہین مجھے تحفہ خس و خاشاک ہنوز
دلمین رکھتا ہون ترا غمزۂ بیباک ہنوز

ترے غمزہ کا ہون بریدہ سر بت سنگجو مرے قتل پر
مرا دل ہی تنگ خفا ہی خون تو تڑپا تو کن تجھے گیا کرون

تجھے جب سے دیکھا ہی ای پری تجبا کیے نظارہ کی
کوئی کا ہوا ن جو نکلگیا سو یہ نجد تنیغ بول اٹھا

نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس کمر کو کس
نہین ستر رس نہین ستر رس نہین ستر رس نہین ستر رس

نہ ہی جس نہ ہی جس نہ ہی جس نہ ہی ہوس
وہ بجا جرس وہ بجا جرس وہ بجا جرس وہ بجا جرس

تو شہید ابر یہ سے کہ وہ شراب پیتے ہین جس جگہ
وہین جا برس وہین جا برس وہین جا برس وہین جا برس

ردیف شین معجمہ

۱۰۵ | ۱۲

خورشید مرے دل کی ہو گر اک شرر آتش
ہے سوز محبت نہ مٹی دل کی سیاہی

اس زلف مین رخ دیکھ کے بیہوش ہوا دل
گلزار محبت مین ہون مین اک شجر نار

تا عشق سے آگاہ ہون عاشق دل صد چاک
مے سے شب عشرت مرے گلشن کو ملا آب

داغون کو نف رشک ہین ہی طرفہ طراوت
گر رزق کی مانگون مین دعا صبح کو پھینکے

ولہ

ہر ذرہ ہو کانون مین ہزاران شرر آتش
آہن کو بنا دیتی ہی ہم رنگ زر آتش

موسی کو شب تار مین آئی نظر آتش
بیخ و بنہ و شاخ و گل و برگ بر آتش

ایوائے مرے گھر مین لگی بیخبر آتش
خندان نہ کرے خار ضن اپنا مگر آتش

گرمی کے دلون جیسے ہو شاداب تر آتش
سر پر مرے طباخ فلک طشت بھر آتش

ردیف ضاد معجمہ ۱۰۶ | ۱۱

۴۳ دیوان شہیدی

ولہ ۱۰۶

۱۰

۱۰۹ ردیف صاد مہملہ ۱۰

دیکھکر بازار مین جو کھلائے گر دیوانہ رقص	گھر مین تیرے صعف مین سنکر کرے فرزانہ رقص
ای پری تیرا تماشائی رہے عمر دن از م	ظلم ہے دیکھے نہ اک شب بھی مرا ویرانہ رقص
گھر کو دیکھا مین آتش اک پری کے عشق مین	ذوق مہمان ہے مبارک مجکو صاحبخانہ رقص
میرے حسرت دوست کا گر ہو گزار ای برہمن	نغمہ ناقوس پر کرنے لگے بتخانہ رقص
ستی ہون بزم عشرت مین شہ دوگامی کو دخل	اپنی مدہوشی کو بس ہے یار کا مستانہ رقص
تیری بزم عشق مین معشوق عاشق کا مطیع	شمع دکھلاتی ہے مشغل گر کرے پروانہ رقص
آرزو مند نگاہ یار کو جوشش نشاط	بند ہے نقطہ مین خط کے صد کبوتر خانہ رقص
کسقدر شائع ہے رسم عیش شہر حسن مین	گو چھپائے زلف مین کرتا ہے ہر دانہ شانہ رقص
جنبش پا منع ہے بزم جنون مین بے اصول	تال دے تالی ہو کر کے جب کچھ نئی دیوانہ رقص

۱۰۸	سوداب تعلیم دے طاؤس زلف یار کو کرکے بزم گوش سے بیرون مرا افسانہ رقص	۶

	ولہ	
جوش مین ہر قطرہ خون دل کو بیتابانہ رقص		برق کو سکھلائے خرمن کا ہے ہر دانہ رقص
شوق شغل نقب بازی طفل شوخ اشک کو		چشم کے ہر گوشہ مین کرتا ہے آتشخانہ رقص
دہ پریوش بزم مین ساقی ہے بے مطربکے کام		نغمہ علق صراحی پر کرے پیمانہ رقص
رقص مین ایسا سمایا ہے وہ شوخ نازنین		جا سے ہے کہنا اُسے تیرا بنا کاشانہ رقص

زبان بتون کی ملائم ہو دے تعدی مین خوف — کہ سخت جانون کو ہی درد انتظار غرض
مرے جنان کا سنا مین نے وصف پر واعظ — کسی کی چشم کے ہے دھیان مین خمار غرض
نہ گرد راہ کو دامان برق مین ہو گذر — نہ گرد خاطر مضطر کرے غبار غرض
بچھائے دام ادا گر نہ حسن عشق فریب — ریاض جان کی نہ بلبل ہو نہ بہار غرض
نپٹ گلے نہین لپٹاؤ لگا گلے تجکو — کہ بیقراری دل سے ہے بیقرار غرض

غرض یہ ہے کہ اسی امر مین کرے تکرار
وہ پوچھتا ہے شہیدی سے بار بار غرض

۱۱۱	ردیف طاء مہملہ	۹

ہمیں ذات حق صحیح ہے اور ما سوا غلط — ہے ابتدا سے دیر سے تا انتہا غلط
آئے نہ اپنی فکر مین کچھ معنے جہان — یہ نسخہ جدید ہے سرتا بپا غلط
عاشق کا پاس کنجفہ بازی مین تو کرے — باور نہین مجھے غلط ای بیوفا غلط
مدت سے آرزو ہے ترے پیرہن کی بو — ای کاش ایک صبح کرے رہ صبا غلط
سو طرح کی قسم سے موکد کرین جسے — بے شبہہ جانون ہے وہ سخن آپکا غلط
کہتا ہے پڑھ کے نامہ عاشق کو وہ ظریف — انشا مین کچھ کلام نہین مدعا غلط
ہوتا جو ان کے خفیہ نویسون سے مطلع — لاتا نہ خط رسان خبر آشنا غلط

[illegible]

۱۱۲ ردیف ظاء معجمہ

[illegible]

دیوان شہیدی ۴۵

۱۱۳ ردیف عین مہملہ ۱۱

[illegible]

کیجیے وصف حرم یا کرۂ صندل دیر	چرخ در پیش ہین دو ایک ہی پیشانی جمع
گشتۂ خوبان ہو کبھی روز تری محفل مین	اب سب تے ہین ایرانی و تورانی جمع
کیون نہ گھبراون مین زیر فلک نیلی رنگ	ایک زندان ہین یہان کتنے ہین زندانی جمع

١١٤ — دیکھتے دیکھتے ان آئینہ رخسارون کو
میری آنکھون مین شہیدی ہوئی حیرانی جمع — ٢٩

ولہ

رونق محفل وہان گلہاے آتش رنگ شمع	یان شرار افشان برق آہ سے گل رنگ و شمع
ہوی بزم عیش کا سامان نہ ای جان جہان	بلبل بدبخت گل پروانۂ بے ننگ و شمع
جا بجا ہو کر انگشت حنائی بند جانان کا شہید	میری تربت پر چڑھاتے ہین گل و رنگ و شمع
کس کا دیوانہ ہون یارب کہ پڑون طفل پری	ڈھونڈھتا پھرتا ہی راتون مجھکو لیکر سنگ و شمع
کھولے آغوش تمنا ہون جہان مین تیرہ رو	تھا وہ گھر جسمین تا نور بین راتون تنگ و شمع
شیفتہ جب سے ہوا کہ طفل بازی دوست کے	سول لیتے پھرتے ہین بازار مین ہم چنگ و شمع
لے کے سیر استخوان جسد ہم اڑا کہتی تہی خلق	سیر کے قابل تماشا ہے ہما کا چنگ و شمع
دیکھکر انبوہ اشجار و چشم غول کو	یاد کر لیتا ہون صحرا مین وہ بزم ننگ و شمع
زلف جانان اور ترنا ظلمت سے راہ دراز	نور سعی باطل اور بین مثل دست لنگ و شمع
عشق بازی کے مزے سے حسن بہی آگاہ ہی	سر کٹا دیتے ہین کیونکر طرۂ شبرنگ و شمع

	ای شہیدی سیکڑون مضمون نظر آئے مجھے شفق تھا شب ہمارا منہ فرہنگ و شمع	

۱۱۵	ردیف غین معجمہ	۱۱

دل چاک چاک عشق مین ہی سینہ داغ داغ	اس چاک چاک داغ سے ہو خیابان باغ داغ
کیون داغ کو نہ مرے دل کی قبا پسند	صحرا وحشتون سے ہی دل اور کلاغ داغ
چاک دل و جگر مین لبا جب سوز عشق	جلتی ہی آگ عشق سے اس مین اجاغ داغ
فرقت مین تیری ساقیا غم کا ہون میہمان	میری شراب خون جگر ہے ایاغ داغ
ہوتے ہین لاکھ ناز رفیق شفیق کو	بیجا نہین ہی دل سے کرے گر دماغ داغ
مین تیرہ دود زلف سے ای شمع تیرہ روز	میری شب سیہ سے فلک کا چراغ داغ
اپنا سبق ہمیشہ رہا عین و غین و قاف	تحصیل سے ہماری ہین اہل فراغ داغ
رہزن طریق شوق مین ہی خواہش لیل	گر آتش طلب ہے نہ بان سراغ داغ

۱۱۶	جان سوز تر تھا وصل شہیدی فراق سے عاشق کی سیر گشت سے ہین باغ داغ داغ	۶

حسرت سے عاشقون کو شراب ایاغ داغ دل ہین مین ایسے شعلے کہ شعلہ ہو جلکے راکھ	ولہ	خوشبو سے اسکے بالون کی کھاتا ہی باغ داغ سینہ مین ہین وہ داغ کہ ہو جس سے داغ داغ

بہت دل غرق ہو کر رہ گئے واں
مرے یوسف کا ہے چاہ ذقن صاف

چمن میں سبزۂ بیگانہ میں تھا
مرے اٹھتے ہوئی وہ انجمن صاف

طہارت گر صفائے ظاہری ہو
زیادہ شیخ سے ہے برہمن صاف

کدورت دل کی آتی ہے زبان پہ
کہے انسان نہ رنجش میں سخن صاف

اجارہ داغ کا دل پر شہیدی
رہیگا حشر تک میرا کفن صاف

۱۱۹	ردیف القاف	۱۲

شب ہے ہو شفقت و عتاب میں فرق
ولہ دوست دشمن کے خود و خواب میں فرق

اشک غم اور اشک شادی اور
لعل و گوہر کی آب تاب میں فرق

لذت نوش لب اسے جو ہست
مگر ہے نقل اور شراب میں فرق

مجکو تو ہے پسند تجکو رقیب
میرے اور تیرے انتخاب میں فرق

گلشن دل کے عطریہ قطرات
گریۂ ملح اور گلاب میں فرق

سینہ پر سل دھری گئی پس مرگ
نہ ہوا دل کے اضطراب میں فرق

تتق نور میں نہاں ہے وہ رخ
اس سے اور نور سے نقاب میں فرق

کم ہو میری وفا سے تیری جفا
روز محشر نہ ہو حساب میں فرق

ولہ

ادھر ہی موسم گل انکا زیب داماں چاک
ادھر ہی جوش جنوں ہے مرا گریباں چاک

می بہار سے افزوں ہوئی ہی مستی حسن
بشکل گل ہی گریبان نازنینان چاک

لگائے سبزہ نورستہ مرہم زنگار
اس آرزو سے ہوا زخم چشم گریان چاک

چمن کی پردہ دری کا ہی ذوق گلکو نسیم
کہ جیب گل مین سمایا ہی صد خیابان چاک

غرور حسن لڑکپن مین تھا یہ نام خدا
کہ اُنکے جاتے ہی مکتب مین کی گلستان چاک

جنون کی خبر زلیخا سنو کہ اپنا جیب
بجا ہی تو کرے دامان ماہ کنعان چاک

تمھارے شانۂ مشکین کو گر ضرورت ہو
دل مقید گیسو مین ہین فراوان چاک

عدم مین تھا مجھے خورشید رو جنون تیرا
کہ مثل صبح مین پیدا ہوا گریبان چاک

ملیگا ہاتھونکو آرام تو لگا پائون سے کام
کہ میری جیب سے یہ آئی ہی گریبان چاک

کتان منگا کے لگاؤن مین جیب مین شب ماہ
کہ دیتے ہین مجھے دشت جنونکو دامان چاک

نہ قبر کن کے ہوں محتاج تیرے دیوانے
کہ انکے مرگ مین ہو سینہ و گریبان چاک

قبائے تنگ کا اُس گل کے مجھسے حال نہ پوچھ
کرے کتان کو نہ اس تنگ ماہ تابان چاک

وہ خال گل ہی ترے دو حسن مین جس رنگ
ہزار جان سے ہو پیراہن یتیمان چاک

شگفتہ ابر سیہ مین ہو جیسے جلوہ صبح
ہمارے دل کے رہے زیر داغ پنہان چاک

ہمارے عشق کو تو ای جنون نہ رسوا کر
کہ پیرہن کے سبب سینہ کے ہین پنہان چاک

ردیف کاف فارسی

۱۲۵ ولہ

۹

کلی انار کی رکھتا ہے آرسی پر کیا
ابھی کھلیگا ترا موسم جوانی رنگ

شب مراد کسی مضطرب کی تھی ای شوخ
مسی کبود حنا کا ہے زعفرانی رنگ

تری بلا سے موے ہم تجھے تو شادی ہے
ہمارے سوگ مین پوشاک نوشہانی رنگ

ہرا بھرا رہے تیرا سہاگ لاکھ برس
دکھا ہمین بھی ذرا چوڑیونکا دھانی رنگ

یقین ہے چاند کا دھوکا پڑیگا چہرہ پر
ہے آج اُسکے ڈوپٹہ کا آسمانی رنگ

ہر ایک رنگ مین ہے رنگ کی ہے بو پنہان
چڑھے نہ رنگرزون سے بغیر پانی رنگ

رفیق شاہ ولدا ہے شہیدی آخر کا
سپید کے نہین دنیا مین کوئی ثانی رنگ

۱۴ ردیف لام ۱۲۴

ولہ

ایک خوشبو رکھتے ہین اُس گل کے پیراہن کے پھول
پھول گلشن کے ہون یا کاڑھے ہوے دامن کے پھول

ماہ مین خورشید کے پرتو سے آئی روشنی
تیرے عارض سے گل خورشید ہون چلون کے پھول

پھول نیلوفر کے گر رکھ لے وہ اپنے ہاتھ پر
معجز رنگ حنا سے بنتے ہین سوسن کے پھول

پھول لاتے ہین عبث زوار قبر قیس پر
خود بخود آ رہتے ہین آڑکر وہان بن بنکے پھول

لالہ زار دل ہوا ہے اک پری کا سیرگاہ
دم مین دیوانہ ہو جو سونگھے مرے گلشن کے پھول

ظالمون سے باج لیکر صرف زینت تو کرے
آب گرد کا سے نمو پا دین تری چلمن کے پھول

محسود اک جہان ہین سخندانیون مین ہم — پیدا ہوے نہ کس لئے دہقانیون مین ہم (ولہ)

خواہان کام جان ہین تن آسانیون مین ہم — تا زندگی رہینگے پشیمانیون مین ہم

جانی نہ قدر کو رسوادان ہند نے — بیچینگے اپنا سرمہ صفاہانیون مین ہم

مسجد مین سجدہ خاک کرین دیکھتے ہین ہم — صندل صنم پرستون کی پیشانیون مین ہم

اُس خود نما کا آئینہ خانہ تھا دو جہان — مرنے کے بعد بھی رہے حیرانیون مین ہم

دیکھا کبھی نہ خار کی دامن کشی کا لطف — صحرا کی سیر کو گئے عریانیو مین ہم

وان بہنین اُسنے پانؤن مین ہنت کی بیڑیان — یان قفس مین تے پھرتے تھے زندانیون مین ہم

کیا خشم کی نگاہ سے چھپنا خوشی کے دن — ای کاش ہوتے عید کی قربانیون مین ہم

دو قسم آدمی ہین جفا کار و با وفا — گر اولون مین وہ ہی تو ہین ثانیون مین ہم

افلاک کو بنفشہ کی ٹٹی بنا ئینگے — سوز درون سے ہین شرر افشانیون مین ہم

بے صرفہ خور ہین مثل دہاقین قحط سال — خوان بلا پہ عشق کی مہمانیون مین ہم

آب بقا خضر کو مبارک رہے ہمین — کافی ہی جام زہر کہ ہین فانیون مین ہم

چھٹپن سے ہی مزاج مین سودا ے عاشقی — کاکل صفت ٹھہرے ہین پریشانیون مین ہم

نا خواندگی سے کتنے ہین نامہ کے کیپر حرف — یا رب نہ کیون لکھے گئے پیشانیون مین ہم

دیوان شیفتہ ۵۱

۹

نقطۂ پرکار دہ اور حلقۂ پرکار ہم

۱۲۹

ولہ

لاکھ بہ ہون اپنے پیچون کو نہین آزار ہم
خار ہین پر وادی تصویر کے ہین خار ہم
دوستو گر ہم سے کچھ غفلت ہو رکھنا معاف
فرقت جانان مین اپنے جی سے ہین بیزار ہم
انتہاے عشق مین ہونا ہی کافر ایک دن
تار تار جیب سے بنوا رکھین زنار ہم
جملہ تن گر ہو وہین تا غل کے چمن مین ہاتھ کو
تیری ہی قسمت کہان لگ لائین ای سوفار ہم

کیا وقت سحر حوصلہ باقی ہو دعا کا
جب کے دعا دیکھتے ہون روے سحر ہم

تو چاند سے بہتر ہی کہ رونق ترے منھ پر
پاتے ہین فزون شام ہی بھی وقت سحر ہم

بن ٹھن کے بوہ رنگ تری سامنے جب ہم
کیون غش ہمین آجائے نہ آخر ہین بشر ہم

دربانون کی شفقت سے رہائی نہین ہوتی
برسون مین کسی دن اسے پاتے ہین اگر ہم

ہر وضع کے انسان سے ملاقات ہی انکو
سب خلق مدارات کے قابل ہی مگر ہم

جانے کدھر آتشکدۂ عشق سے اڑکر
مانند سمندر کے اگر رکھتے بھی پر ہم

اب چین سے سونا نہ افلاک ہمیشہ
ای اہل زمین مژدہ ہو نکو گئے مر ہم

۱۲۵ دیکھتے ہین مگر بکھرے ہوے بال کسی کے
کچھ آج **شہیدی** کا عجب حال ہی در ہم ۱۰

ولہ

کفر وستی کے سوا رکھتے نہین آزار ہم
بے مرض چشم بتان کی طرح ہین بیمار ہم

شعلہ وہونگی بھی بہنے عشق مین پروانہ کی
اپنی آتش مین جلے مانند موسیقار ہم

پھر فلک سے قطرۂ باران کی جا برسے شرار
دل سے گر باہر نکالین آہ آتش بار ہم

طالع خفتہ مرے کہتے ہین شور حشر سے
چونک اٹھین عالم کے مردے پر نہون بیدار ہم

سچ ہی دو افتادہ زار کی زیارت سے ہو خوش
اس گلی کے آنے والون مین ہو زوار ہم

دیکھنے پاتے تو صورت یار کی وقت وداع
شدت گریہ سے تھے پل مین سمندر پار ہم

۱۱

ولہ

۱۳۰

[illegible]

ذ ہمارے جینے کی شادی مرنے کی غمی — عالم امکان مین پیدا ہوگئے ہین بیکار ہم
ہمکو تیرا منھ مبارک ہی بہت اے رشک حور — صبح محشر ہونگے تجکو دیکھکر بیدار ہم
وہ سپاہی زادہ بستر پہ بیمار پڑا رہے — بیچ مین رکھ لینگے سوتے وقت اک تلوار ہم
ساتھ دیسکتا ہی کب کوئی کسی کا ہان مگر — جی تصدق کرنے کو تم پر سے ہین تیار ہم
بارہا محفل مین خوش طبعی سے خفت دیکھے — خاطر نازک پہ ہین ویسے ہی اب تک بار ہم
پیار کرین چار دن ملجائے گر گرمی کوئی — ڈھونڈتے ہین باغ عالم مین گل بیخار ہم
ان بتون سے کیا ملا بنتے زیارت گاہ خلق — یون اگر ہوتے خدا کے عاشق دیدار ہم

۱۳۱ فہم مین اپنے نہین آتا یہ رندانہ کلام — اے **شہیدی** عاشقانہ بھی نہین اشعار ہم ۱۴

وله

اسقدر ظالم نہین ہین قابل آزار ہم — اب ہے دشمن ہی آخر کبھی تھے یار ہم
اسلیے پردہ نشین کے ہین پس دیوار ہم — چوڑیون کی اسکی سنتے ہین کبھی جھنکار ہم
دیکھتے ہین عشق مین اب زندگی دشوار ہم — جانتے ایسا تو کیون کرتے کسی کو پیار ہم
رو رہے ہین یہ جو منھ ڈھانکے سرہانے لاش کے — زندگی مین تھے انھین کے طالب دیدار ہم
برسون مین آیا ہی سینہ سے لپٹ جا ایکدم — آج تو اے رشک گل دل کے نکالین خار ہم
اسکے بستر کے اٹھے پھولونکو تنہائی کی رات — رکھ کے چھاتی کے تلے کرتے ہین کیا کیا پیار ہم

اے **شہیدی** — ۱۳۲ — وله

HYDERABAD

مجھے یاد آگیا موتی لگا وہ دامن رنگین [illegible]
شہیدی یار بن جب جانب گلزار جاتا ہون [illegible]

۱۳۲ **ردیف نون** ۱۱

[illegible]

ای زور دین چمن ہی فقط آب و رنگ گل
بلبل کا اشک قطرہ شبنم سے کم نہین
پروانہ شمع سے بھی زیادہ ہی روشناس
ناصح کسی کی بزم مین محرم سے کم نہین
عاشق کی اپنی چال وہ سے تم سے کم نہین
ہین ان کی چاہیان نہ کھانا کوئی فریب
اس بیوفا کا قول و قسم سے کم نہین
نازیست اپنی ان کے لئے غم سے کم نہین
گر دیکھئے بغور تو چاہت مین آج کل
ہم ان سے کم نہین ہین تو وہ ہم سے کم نہین
ہین دولت سخن کا شہیدی امیر ہون
دیوان مرا سعاب ہمدم سے کم نہین

۱۳۵

ولہ

ہم مین اگر بھرے ہین پریشان رکھتے ہین
چاہتے ہین ہم ہی نازیست جان رکھتے ہین

۱۳

داغ ساماں شب مفلسوں کو ہی عبث		جشن منعم کا تماشا صبحدم دیکھا کرین
کہتے ہین وہ دیکھنا ہمکو بہت اچھا نہین		اُنسے کہدو آپ بھی آئینہ کم دیکھا کرین
پوچھنا کیا ہی اگر تم ہمکو پاؤ کیا کرو	ق	روز و شب تصویر تیری ای صنم دیکھا کرین
آب تابے روشن پر رہے زنگو نگاہ		رات بھر زلف سیہ کا پیچ و خم دیکھا کرین
طرفہ صحبت ہی ہماری شکل سے بیزار تم	ق	اپنی یہ خواہش تمھین ہم دمبدم دیکھا کرین
کاش بھر دے کوی وہ جادو کا کاجل آنکھ مین		جس سے ہمکو تم نہ دیکھو تمکو ہم دیکھا کرین

۱۳۴	ای شہیدی نام پہ چھڑ ہونگے سیلے کا نہ لین وہ اگر اپنے شہیدی کے علم دیکھا کرین	۲۴

بے یار جشن بزم محرم سے کم نہین	ولہ	ساغر کا دور حلقہ ماتم سے کم نہین
جنت شگفتہ نہر رواں جور گرم ناز		اس بن مجھے عذاب جہنم سے کم نہین
زہر آب مین بجھی ہوی شمشیر اصفہان		ابرو کے زخم خوردہ کو مرہم سے کم نہین
جو دیکھتے ہین پاک نظر سے جمال دوست		اُن کی نگاہ رشتہ مریم سے کم نہین
گر ہی طواف کعبہ دل مین وضو بھی شرط		چشم پر آب چشمہ زمزم سے کم نہین
گو ایک بھی نہ اشک ندامت ہوا قبول		رونے مین کچھ مین حضرت آدم سے کم نہین
مژگان یار کی نگہ ناز کا خرام		اہل نظر کو سیر دو عالم سے کم نہین

[illegible]

صید کر لیتے ہین کیونکر داغ عشق اطفال		تیر بن پھال کا بے چلہ کمان رکھتے ہین
ذوق پرواز ہو گیا طوطی خط کے مانند		آشیان باغ مین ہم فصل خزان رکھتے ہین
۱۳۶	اس غزل پر بھی شہیدی کوئی منصف نہوا آہ کیا بغض و حسد اہل جہان رکھتے ہین	۷
اسکی تصویر شب و روز رہی سینہ مین	ولہ	عکس زائل نہوا آکے اس آئینہ مین
بو حقیقت کی سنگھا دے مجھے کیونکر مجاز		بام کی کچھ تو ہوا آہی رہی زینہ مین
دہن یار کی ہین یاد مین ہون شیرین کام		وہی پستہ وہی شکر مرے لوزینہ مین
ناخن غم کو حصول آہ جگر کاوی سے		نہین جز مار سیہ کچھ مرے گنجینہ مین
آہ کی دیر ہے جل جائینگے دونون عالم		اسی آتش سے بھری ہے جو مرے سینہ مین
رحم کر اٹھکے پھر مجکو نہ ترسا ساقی		کہتے ہین شنبے کی ساعت ہے بھی آدینہ مین
۱۳۷	گر قیاس اس کی محبت مین مزا کیا ہوگا سو حلاوت ہین شہیدی کے مجھے کینہ مین	۱۶
وہ اس طرف جو آنکھ اٹھا دیکھتا نہین	ولہ	مین اپنی زندگی بخدا دیکھتا نہین
سجدہ سے سر کو مین نہ اٹھاؤنگا ای کریم		جب تک کسی کی فندق پا دیکھتا نہین
ناصح دکھائیو مجھے پھر وعظ کی کتاب		ان روزون اپنے ہوش بجا دیکھتا نہین

ہو یار مین اور غیر سیہ رو مین بھی اے رب — جو بات کہ ثابت ہین ہوئی اور زحل مین
بد ذائقہ معلوم ہوا میوۂ جنت — کیا طرفہ مزا انفا تری شمشیر کے پھل مین
ہو ابر سے چالیس شب و روز مین طوفان — عالم کو بہا سکتی ہین آنکھین مری پل مین
عشاق کو ہی دشت نوردی سے بڑا شوق — بیٹھے ہوے تم عیش کرو رنگ محل مین
قاتل کوئی زخم اور بھی بے شبہہ عطا ہو — باقی ہی اگر کچھ بھی طمع بازو فضل مین
اشکون سے مرے پیکر خاکی کو نمی ہے — سرتا بقدم فرق ہی روح و محل مین
کیا کیا نہ مرے بعد بھی ہوتے ہین زمانے — آئندہ کی نسبت ہی مرا عہد ازل مین

۱۳۹ گر لکھیے فقط آپ سے شنگرف کے ہون حرف
کیا رنگ ہے واللہ شہیدی کی غزل مین

ولہ

روز و شب یاد تری یار کیا کرتے ہین — سبق عشق کی تکرار کیا کرتے ہین
شیخ خلوت مین مریدون کو ہے جو تلقین — رند چرچا سر بازار کیا کرتے ہین
ملتفت گو نہ ہو ظاہر مین حیا کے باعث — تہ دل سے وہ مجھے پیار کیا کرتے ہین
عشق مین دیتے ہین اُس شخص کو عزت آخر — خوب سا پہلے جسے خوار کیا کرتے ہین
کب یہ ممکن ہی کہ وہ شوخ نہ سنتا ہوگا — ہم جو نالہ پس دیوار کیا کرتے ہین
پہلے دل عشق مین ضائع کرین خواہ اپنی جان — اسمین عشاق کو مختار کیا کرتے ہین

تختۂ خاک ہے زیر دہن مار سے سبز | عشق کے دشت شرربار مین پان سے نہین
جب نہ مطلب کے اُٹھے حرف وہ نادان سمجھا | خط طولانی عاشق ہی وہ مکتوب نہین

۱۴۲ نزع کے وقت شہیدی سے جو خواہش پوچھی
کیا ہی حسرت سے کہا کچھ مجھے مرغوب نہین ۱۸

ولہ

خوشبوے پان سے درد ملا قند ناب مین | گھولا مسی نے مشک شفق گون شراب مین
بیدار ہو یہ فتنہ خدا جانے کیا کرے | آشوب جان حشر تری چشم خواب مین
پیغام وصل تو نہین لکھا کہ سوچ ہو | کیون دیر اسقدر ہے مرے خط کے جواب مین
کاش آتے ناگہان مرے سر پردہ تندخو | سرزد ہو مجھسے لاکھ خطا اضطراب مین
فانوس مین قدم نہ دھر مخطو نہین شمع | آگے ترے جمال کے شعلہ حجاب مین
پردے سے میری چشم کے باہر چھپے نہ اشک | دریا کی پوٹ باندھ سکین گر حباب مین
اُس مہر حسن کا ہے جلو خانہ دل مرا | دوڑین عزیز مصر سے جسکی رکاب مین
کچھ طرفہ تر ہے آب و ہوا باغ حسن کی | وان دن کو شبنمی ہے چمن آفتاب مین
بسمل کشتہ کو ہوئی تسکین نصیب حیف | کشتہ خاک ہو گئے رہا اضطراب مین
قدرت خدا کی ہو وہ بت سنگدل مجھے | تصویر اپنی بھیجدے خط کے جواب مین
حیران تری بدن کی صفا کا ہون وقت غسل | چھپ جائے شکل آئینہ جلباب آب مین

۱۰ ۱۴۴

عاشقون پر اسقدر ظلم و ستم اچھا نہین
دیکھ ای ظالم کہے دیتے ہین ہم اچھا نہین

ضد سے کر سکتے ہین ظالم لاکھ جا تیری نشست
بیٹھ جا پاس اپنے اکدم ہمسے رم اچھا نہین

ایک خاموشی سے سو عزت ہوبت کی دیر مین
ہر کسی سے بات کرنا ای صنم اچھا نہین

دیکھکر مجکو چراغ صبحدم بولی قضا
حق مین اس بیمار کے عیسی کا دم اچھا نہین

آ گئی زندان پہ کیا آفت کہ مجکو دیکھکر
سب اسیرون نے کہا اسکا قدم اچھا نہین

کی ہو وحشت کے دنون ہمنے اک عالم کی سیر
یار کے کوچے سے کچھ باغ ارم اچھا نہین

رفتہ رفتہ راہ و رسم دوستی کم ہو تو خوب
ترک کرنی خط کتابت یک قلم اچھا نہین

گر سمجھاؤن یار سے پاس اپنے کہتا ہو وہ شوخ
ہیہ حق مین آپکا لطف و کرم اچھا نہین

آنکی آمد شد جو ان روزون ہی میرے پاس تک
کوئی تو کہتا ہی رہنا گھر مین کم اچھا نہین

۱۴۵ رحم آتا ہے مجھے اس نوجوانی پر تری
ای شہیدی رات دن کا رنج و غم اچھا نہین ۳

ولہ

بس تجھی پر ہو نگہ اسکی پری خانے مین
اسقدر ہوش ابھی ہین ترے دیوانے مین

زلفین چھونے نہین دیتا ہی تو ڈالی مین
بال دو چار جو ٹوٹے ہوے ہین شانے مین

میری میت سے یہ نفرت ہے کہ ہر ایک سے آپ
پوچھتے ہین کہو کیا دیر ہے لے جانے مین

سامنے میرے نہ غیروں سے ملاتا آنکھیں
کچھ بھی اس شوخ کے ہوتی جو حیا آنکھوں مین

خون اگر روؤن کہون پانے لگاہین کسکے
ملے آنکھون سے کہ ہی رنگ حنا آنکھون مین

ایک شب دیکھکے اُس شکل کی کور قاص
آجتلک پھرتی ہی وہ جنبش پا آنکھون مین

رشک گلنار مری آنکھون کو رکھتا ہی مدام
بسکہ اک شاہد گلرنگ قبا آنکھون مین

آئنہ دیکھکے مشاطہ سے کہتا ہی وہ شوخ
چشم بد دور غضب سرمہ کھلا آنکھون مین

کیا ملاحت رخ جانان مین ہی اللہ اللہ
آگیا جسکے تصور سے مزا آنکھون مین

ہمنے دیکھی ہی تری آنکھونکے ڈورونکی بہار
کیا رگ گل کو ہی یان نشو و نما آنکھون مین

مردم دیدہ کو ہے خلعت زر کی خواہش
جلوہ فرما ہو تو ای مہر لقا آنکھون مین

سات پردون مین اگر رہنے سے ہی شوق تجھے
یہ بھی اک منظر پاکیزہ ہے آ آنکھون مین

دل خون کشتہ مرا مجکو نہایت ہی عزیز
سینہ جب چاک ہوا ہی اُسی جا آنکھون مین

حق نے اسواسطے آنکھون مین بنائے پردے
جوش گریہ مین تو نے اشک چھپا آنکھون مین

۱۴۸	ایک عشوہ مین کیا اُس نے شہیدی کو شہید خنجر و تیغ ہی بھر رکھے تھے کیا آنکھون مین	۱۶

ہی برق تجلی سے تری زر مین گلستان
زرریزی رخسار سے زیو مین گلستان

ولہ

گر برق زر افشان ہی تو باران گہر افشان
چل سیر کو دیکھین زر و گوہر مین گلستان

۱۴۹ ردیف واو

۱۱

١٥١

ہوا نہ انسان پری کا اُسے موہلا بنا
اے پری آجا کبھی ایدن زمین کے روبرو
پھر نشین مین نہ دیکھون انکھ اُٹھا کر قد کو
جلتا کے اوسنے تری قاتل بن کے روبرو
کیا غضب ہے اپنے عاشق سے تو وہ پردہ کرے
بے حجابانہ پھرے ہر مرد و زن کے روبرو
حاجر عصمت کو چھپنا رہے ہر دم دور سے
اس ذرہ بھی نہ آئی کوہکن کے روبرو
اے شہیدی یون تو ہم بھی تھے نہایت ذوفنون
فن پڑھا پر بیٹھ نہ اپنا اُس کے فن کے روبرو

١١ ولہ

عاشق و معشوق مین گر ربط روحانی نہو
زخم دل مین شکن ٹوٹون مین پریشانی نہو
حشر سے بھی محکمہ سے کاش نکلے ہم خود
میرے سا قاتل کو کبھی یا رب پشیمانی نہو
عاقلون کا قول ہے مجنون کو مجنون ایسی
اُن سے عاشق کہتے ہین یہ بھی دیوانی نہو

حسرت کشون کا ادہی درجہ ہی عشق مین	پرویز آپ سا نہ سمجھ کوہکن کو تو
بیٹھے ہین سج بنائے ہوے اور بھی حسین	پیار الگے ہے کس لئے سب انجمن کو تو
جاتا ہی میرے بوسے کا نادان کوئی اثر	سو بار دھو گلاب سے اپنے دہن کو تو
کھا زہر گر کنوین مین چُھری پھیر حلق پر	زنہار دل نہ دے کسی پیمان شکن کو تو
جاتا ہی اُس کشندہ عاشق کے گھر مجھے	ہمدم لپیٹ دے مرے سر سے کفن کو تو
تعظیم سب دھری رہیگی آ ہی حرم	جسدن نظر پڑا مرے ناوک فگن کو تو
کلیان جلین جلین مرے زخمی کی کہین	اے سوز دل نہ داغ لگانا کفن کو تو

١٧٠ سر دیر مین چڑھا نہ شہیدی مآل کار
کہتے تھے ہم نہ جاوہ بت تیغ زن کو تو ١١

٦٠

ولہ

شاہدی ہی کم شعور اُس سیمتن کے روبرو	قیس افلاطون مرے دیوانہ پن کے روبرو
گھانس ریشم کے مقابل اس سے بھی کم قدر تو	سنبل باغ آسکی زلف پر شکن کے روبرو
ایکدن مین لاکھ تقریر مسلسل کا جواب	کیا کہون احوال دل اُس کم سخن کے روبرو
چوکڑی بھولین ابھی صیاد گر اس چشم کا	ذکر چھیڑے تو غزالان ختن کے روبرو
وصف مین اُسکی صباحت کے مین جب کرتا ہون نظم	پھول رکھ لیتا ہون پہلے نسترن کے روبرو
تو نے اے گلچین اجازت باغبان سے لی نہوار	توڑتے تھے یون نہ گل مرغ چمن کے روبرو

[illegible]

٣ ولہ ١٥٢

١٥٢ ولہ ٩

یارب شتاب روز مرا ہجر شام ہو | ولہ | ابتر ہی کار عشق کسی ڈھب تمام ہو
اُس طائرزبون کی افسوس زندگی | | جو لائق چمن ہو مقر اُسکا دام ہو
بزم نشاط یار مین ہی اذن بار عام | | تا فرط رشک سے نہ کوئی شاد کام ہو
ساقی بقدر ظرف عنایت ہو مجکو مے | | گر کچھ نہ بیشتر ہو برابر تو جام ہو
ہم رندون مین ہی ذکر مے لالہ فام کا | | اہل ورع مین ذکر حلال و حرام ہو
کیون اسقدر کلام رقیبان ہی دلخراش | | خاصیت زبان سگان اللئام ہو

١٥٣ | جب تک نہ بھی نہین راہ اپنے گھر کی لی
عاشق کسی کے ہو کر شہیدی غلام ہو | ٩

سرو سے قد پہ اٹھا ہاتھ جو انگڑائی کو | ولہ | مستزاد اُس نے کیا مصرعہ رعنائی کو
کاٹ کر حلق سر شام فراغت پائی | | ہنسے اک لحظہ مین کاٹا شب تنہائی کو
دیکے ہم مردہ دلون کو قدح آب بقا | | زندہ ساقی نے کیا رسم مسیحائی کو
بے خبر اپنے تغافل کی اگر سمجھے قدر | | آفرین تو بھی کہے میری شکیبائی کو
نہ مرے قتل مین بے نغیر سیہ رو سے صلاح | | داغ لگتا ہی ستمگر تری خود رائی کو
سہم کر دشت سے لے شہر کے رخ سیدھی راہ | | پھر نظر دیکھے جو مجنون ترے سودائی کو
اپنے شہرہ کا سبب گر نہ سمجھتا دشمن | | دوست کس واسطے رکھتا مری رسوائی کو

١٥٥ ولہ ٩

۱۵۸ [illegible]

ولہ [illegible]

۱۶ آئی کون سی دنیا میں وہ مکان میں تو [illegible]

تھے حریف بزم عشرت قسمت سے شرب کے دو	ق	بوسہ زن بس لب کے تھے گہ ساغر گاہ نے	
کہکے یون یہ اپنے دو یہ ہیں کے دو جیب کے دو		تب جو بوسے پیہم اُسکے لب کے ہم لینے لگے	
ہاے کیون ان کے دو کس ان کے دو لب کے دو		بولے وہ جھنجھلا کے ناغہ کب ہوا تھا آپ کا	
۷	لکھ شہیدی دوسرا مطلع بدل کر قافیہ بھیجتے ہیں ریختے اُس سوخ کو اس ڈھب کے دو		۱۵۶
تو سبھی لبون مین بارہ دس تو وہ اونیس کے دو	ولہ	کیون ہی یہ بس لبن ابھی سے دیو سے دس کے دو	
آج تو لگا مین مقرر دو کے دو یا ہنس کے دو		آپنے جو چار بوسے کی قسم کھائی ہے کل	
دھوپ کا ٹھے کھاتی ہی جی چھوڑ ریکھنے کے دو		دو پہر کی بوسہ بازی مین یہ کہنا انکا ہاے	
شوق سے بند قبا مین تم گرہ کس کس کے دو		یون بھی سینے سے لگا کر بولے سکتا ہون مین	
بے گنہگاری مین طاقت سونے اطلس کے دو		ایک بوسہ گر مسی مالیدہ لب سے مانگئے	
مجکو بھی بوسے اس چپکانے پر نس نس کے دو		ہاتھ دیوانے کی مزدوری نہ دیتے اور کو	
۷	دام مین لاکر شہیدی چھوڑنا ہے اب کہین آج تو دس بیس خاطر خواہ بوسے ہنس کے دو		۱۵۷
جان کھودون مین فراق مین وہ بت خبر نہو	ولہ	ایسا کسی کا عشق خدا نخوش اثر نہو	
اُس دم کہ چشم شوق کھلی ہو نظر نہو		اے وائے جلوہ گر ہو مر گھر دہ نقاب	

۱۷ [illegible]

ولہ

۱۵۹ [illegible]

لکھون خط کس توقع پر عدو اوسکا ہی یہ عالم
اگر عاشق کبھو نہ پائے اُسکو شوق تاہین ہو

ملایا غیر مذہب والے کو کب اپنے مذہب مین
مسلمان اس برہمن زادہ پر تا تو نہ بیدین ہو

وہ ہی موجود کس سے استعانت کا ہون منتکش
نہو میری دعا مقبول گر مقبول آمین ہو

ہماری جانفشانی کی سزا بھی بیوفائی ہی
اگر مین غیرت فرہاد ہون تم رشک شیرین ہو

طپان ہی خاک و خون مین کشتہ اُس دست نگارین کا
کہو رضوان سے جا کر گلشن جنت کی تزئین ہو

ہوس ہی روشنی کی عرش تک قندیل کو اک شب
ضیا بخش دو عالم اُٹھ کے شمع خانہ آمین ہو

نزاکت سے نزاکت مین یہان جان نزاکت ہے
گل نسرین مین ہو رنگ آشکارا تو گل نسرین ہو

کھلے ہین کسقدر مرغوب گل گلزار جانان مین
ہوس نظارہ کو ہی تنجیہ مژگان سے گلچین ہو

سمائی ہی یہ عشرت اُس گل خندان کی خاطر مین
جہان مرکیون نجا ہے اُسکی خاطر پرنہ غمگین ہو

ادھر آج اعتقاد پاک سے ہی محتسب آیا
جناب حضرت پیر مغان کچھ اُسکو تلقین ہو

یون ہی ہی طول تیرا گر شب تنہائی عاشق
تعجب کچھ نہین شام ابد گر صبح تحسین ہو

لکھی ہی وصف مین اُسکی کمر کے گر غزل تم نے
شہیدی برق کا بھی مصرعۂ برجستہ تضمین ہو

۱۶۰ ردیف الہا ۳۲

کم نہین خورشید خاور سے پھبن مین آئنہ
دلہ
ہی رخ پرخشان کیپر تو سے کرن مین آئنہ

آب ما فہر سے لیتے ہیں کام اپنا نکال | کم مروج ہے جوانان چمن میں آئینہ
سیر کرنے جو گئے ہیں بارہا بھول آئے ہیں | کیتکی میں آرسی اور یاسمن میں آئینہ
لب تمہارے تمکو پیارے دل مرا مجکو عزیز | گر حلب میں لعل مہنگا ہے یمن میں آئینہ
تو نے کیا آتش لگائی ہے درخت سبز میں | شعلہ رو لٹکا کے شاخ نارون میں آئینہ
شام اُس خورشید رو نے صبح کی اے ہمدم | شمع کی جا اب لگا لاؤ لگن میں آئینہ
نیک کو نیک اور بد کو بد نظر آتا ہے صاف | فکر روشن سے بڑا ہے سخن میں آئینہ
اپنے گھر بیٹھے چمن کی سیر کر لیتا ہے وہ | رکھ کے زانو پر بہار نسترن میں آئینہ
خط سبز اُسکا قریب لعل لب طوطی ہے گر | عارض رخشاں ہے زلف پر شکن میں آئینہ
دیکھتے ہی صاف صورت موت کی آئی نظر | تھا ترے مایوس کے داغ کفن میں آئینہ
اُس گل شاداب نے بھی کھولے ہیں بند قبا | ہو مقابل گر صفا رکھتا ہو تن میں آئینہ
یار کو میرے چھڑایا مجھسے اس کافر نے آہ | کم نہیں ہاروت سے جادو کے فن میں آئینہ
عاشقوں کا خون تیرے چڑھتا حشر تک مردے گے | کاش رکھدیتے سکندر کے کفن میں آئینہ

161 لیکے وہ دل عاشق و معشوق کو کرتے ہیں کیا
اے شہیدی ایک بس دولہا دلہن میں آئینہ 7

بتلاؤ کیا لگا بت بیداد گر کے ہاتھ | ناحق قلم کئے جو مرے نامہ بر کے ہاتھ

۱۶۳ — ۱۰

نکلا کیئے وہ چہرے کو چمکا کے ہمیشہ / وہ رہ گئے حیرت زدہ للچا کے ہمیشہ

پیوند زمین کرکے اعزا مرے بولے / اب سوئیے یہان پانون کو پھیلا کے ہمیشہ

آباد رہے وحشت دل جسکی بدولت / سیاح رہے نت نئے صحرا کے ہمیشہ

اک عمر سے صحبت ہی وہ بیجب نہیں اُن سے / سر نیچے کیئے سنتے ہین شرما کے ہمیشہ

قسمت مین ہی کیا نخل تمنا کے الٰہی / پھل آ کے ملے خاک مین گدرا کے ہمیشہ

گم گشتہ الفت کے ہون آرام کا قائل / سائے مین رہا شہپر عنقا کے ہمیشہ

تاراج گہ خیل نکو یان ہی مرا دل / طرفہ ہے اسی گھر مین پڑے ڈاکے ہمیشہ

چھاتی پہ دھری تفتہ زمین دشت طلب کی / عشاق گئے سائے مین طوبا کے ہمیشہ

ان آنکھون نے کیا کیا نہ ہمین سیر دکھائی / گھر بیٹھے سفر مین رہے دنیا کے ہمیشہ

۱۶۴

احباب سے دیکھی نہ وفا نے شہیدی / شرمندہ رہے شفقت اعدا کے ہمیشہ — ۷

ولہ

لڑتی تھی گرچہ بزم مین دو چار کی نگاہ / چھپ چھپ کے ہم پہ پڑتی رہی یار کی نگاہ

قطعہ

جس وقت اپنی بزم سے تو نے اٹھا دیا / ہر ایک سمت تھی ترے بیمار کی نگاہ

مقتل مین جس طرح سے شفاعت کے واسطے / پھرتی ہزار سو ہے گنہگار کی نگاہ

کنعان جہان مین گو ہر یکتا تھا مین پر آہ / ٹھہری نہ مجھ پہ میرے خریدار کی نگاہ

[illegible]

اُس پری سے گو شہیدی کو ہوا پیوند وصل
سانگ ہی زربفت کا دلق گدا پر حاشیہ

۱۶۶	ردیف یاے تحتانیہ	۱۴

ولہ

جہان وہ شوخ پری رو دل نگار مین ہے — مقام نور کا فردوس کے اتار مین ہے
شہید ناوک حسرت جو راہ یار مین ہے — مراد کچھ ہو دو عالم اسی شکار مین ہے
سیاہ پوش ہی آیا نظر اُٹھا جو ابر — ہنوز ماتم فرہاد کوہسار مین ہے
گرا کنار مین جو اشک خون مژہ سے گرا — ہزار شکر مرا دل مری کنار مین ہے
ہوئی ہی شہر مین یہ شائع اُسکی آمد و رفت — کہ جب سے وعدہ نہین وہ کبھی انتظار مین ہے
پس وفات گلی کس کی محو یاد آئی — کھلی بہشت کی کھڑکی مرے مزار مین ہے
کہانیون مین جو مین نے سُنا وہ جھوٹ نہین — ہمین ہین ایک جہان آسمان ہی کے ہار مین ہے
ہوئے ہین خرد بدن اُسکے زیور و پوشاک — سدا وہ سرو گل اندام برگ و بار مین ہے
زوال خط سے نہین حسن رو کا جانان کو — کہ آفتاب ہی نقص سے غبار مین ہے
ہمیشہ ہجر مین اُس گل کے مین رہا ورنہ — کبھی خزان مین ہی بلبل کبھی بہار مین ہے
کسی کے دست حنا بستہ پر پڑی تھی نگاہ — حسد سے آگ لگی پنجہ چنار مین ہے
جو کچھ بساط مین تھا پہلے داؤ دے بیٹھے — نہ پوچھو طرفہ مزا عشق کے قمار مین ہے

[illegible]

بہار حسن جو ای گلعذار تجھ مین ہی آج
نہ گل مین ہی نہ کسی اور گلعذار مین ہی

عبث نہ سمجھیو تم یہ نمود سرخی کی
نشان آبلۂ قیس نوک خار مین ہی

نگاہ کر کف ساقی مین گردن مینا
کہ سرخ پھول کھلا سبز شاخسار مین ہی

فراق یار مین چندان نہین ہون مین مجبور
ہر آن مرگ ہی میرے اختیار مین ہی

کروگے یاد مرا دھاڑین مار کر رونا
کہان یہ جوش و خروش ابر نوبہار مین ہی

پلٹ گیا وہ پری نیم راہ سے سو بار
عجب اثر دل وحشی کے اضطرار مین ہی

نہو تو نغمۂ مرغان باغ کا مشتاق
فغان و شور جو مجھ مین وہی ہزار مین ہی

فراغ لالہ و سنبل کی سیر سے ہی مجھے
کہ دل اسیر کسی زلف تابدار مین ہی

تمہارے سجدہ کی خاطر بنائی ہی محراب
نشان قدم کا نہین تیرے رہگذار مین ہی

مدام جیت کو ہم ہار سمجھے ہار کو جیت
کہ وہ حریف دغل پیشہ خود قمار مین ہی

نگاہ غور سے پروانہ کی حقیقت دیکھ
طفیل عشق کے جانبازون کے شمار مین ہی

صفت نہ پوچھ مجھسے ہو پان خوردہ اسکے دندان کی
یہ آب و تاب کہان دانۂ انار مین ہی

۱۶۹	ہنر دکھائیے میدان طرز رنگین مین عنان اشہب فکر اپنے اختیار مین ہی	۱۴

تپ فراق مین تن جان خیال یار مین ہی	ولہ	بہشت مین ہی مری روح جسم نار مین ہی

بات نہ مجھسے کرو پرے دور سے
شکل تو دکھلاؤ خدارا مجھے

تیرے گاؤن کا مین ثناخوان رہا
ذبح نہ کراو چمن آرا مجھے

جب مری رندی ہے کہ بھوا دے نذر
شیشۂ مئے شاہ بخارا مجھے

۱۷۱ عشق مین سب سے ہو شہیدی دوچند
خلق کو آدھا گنو سارا مجھے ۹

ولہ

تنہا نہ خوار اہل زمین تیرے واسطے
افلاک بھی ہین خاک نشین تیرے واسطے

دن کو جلاے مہر تو شب کو ستائے ماہ
کس کس کو مجھسے لاگ نہین تیرے واسطے

لازم ہے یار تجکو مری بیکسی پہ رحم
عالم ہوا ہے درپے کین تیرے واسطے

دشمن کے طنز دوست کے پند آسمان کے جور
کیا کیا مصیبتین سہین تیرے واسطے

ہون جیتے جی عذاب جہنم کا مین اسیر
دنیا کی فکر غم دین تیرے واسطے

سب طالب اپنے ہون مطلوب سے بہم
ہین نامراد ایک ہمین تیرے واسطے

کیا حرف شکوہ منہ سے نکالین دم اخیر
لب پر ہے اپنی جان حزین تیرے واسطے

پاس حیا لئے ہوئے بیٹھا رہا اپنے گھر
ہم ہو چکے ہین مرگ قرین تیرے واسطے

مژدہ سناؤ ان تجکو شہیدی قلق نہ کر
مضطر ہے یار پردہ نشین تیرے واسطے

سیر کمالونکے تو صدمے سے خلائق کو ہوا ہن ــ کانونکے پردے پھٹین ای کاش بانگ صور سے

١٧٣ ــ جی مین رگ رگ شہیدی ہوگیا تو بد مزاج
ای خدا تیری پناہ ہے اُس بُت مغرور سے ــ ١٢

عشق مین کثرت سے اور بیشتر رویا کیے
تار رونے کا نہ ٹوٹا اپنے ماتم خانہ مین
رونے والون کو تھا واجب جانشین گریان کا عرس
ذوق ہے رونے سے یانتک وصل کی شب مین بھی ہم
طور یہ بگڑا ہے اسکی بزم کا آدم کو ہم
خلق کو پردہ نشین کے عشق کا شبہہ ہوا
اپنے رونے پر جو رحم آیا اُسے ہم اور بھی
عشق مین تاثیر گر رکھتا ہے کچھ ابر سفید
ان کے دیوانون کو بھی گیا ضبط ہے اوقات کا
رونے مین کل رات غفلت اسقدر طاری ہوئی
کچھ ہمین گریان نہین ہین دوری احباب سے

ولہ

ایک شب کا لطف برسون یاد کر رویا کیے
مر گئے جب ہم ہمارے نوحہ گر رویا کیے
ہر برس پر آکے میری خاک پر رویا کیے
یار کے پاؤن پر رکھکر اپنا سر رویا کیے
وان گئے تھکے کے پھرون اپنے گھر رویا کیے
آنکھ پڑ اکثر جو ہم رومال دھر رویا کیے
اُسکے دکھلانے کو مل مل چشم تر رویا کیے
ہم عبث خون دل و لخت جگر رویا کیے
دو پہر ہنستے رہے گر دو پہر رویا کیے
بار آکر پھر گیا ہم بے خبر رویا کیے
حشر تک اس غم مین سب جن و بشر رویا کیے

دل کے جانے کا شہیدی حادثہ ایسا نہین

ولہ

غصے میں بنا رنگ نکالے ہیں پریرو	جیون جیون یہ بگڑتے ہیں سنور جاتے ہیں کیسے
اس صلب عصمت کو بھی سوچ ہے ہر صبح	بیوجہ مرے بال بکھر جاتے ہیں کیسے
ایام مصیبت کے تو کاٹے نہیں کٹتے	دن عیش کے گھڑیوں میں گذر جاتے ہیں کیسے

۱۷۶ وہ وقت تو آنے دے بتا دینگے شہیدی
بن آئے کسی شخص یہ مرجاتے ہیں ۷

ولہ

سرِ سیر کرنے کیلئے جب بام پر بیٹھے	کیا تیغ نگہ سے قتل اک عالم کا گھر بیٹھے
ہوا خورشید لیکر آفتابہ سامنے حاضر	وہ اپنا چاند سا منہ دھوتے جو وقت سحر بیٹھے
کھڑے ہو کر کبھی جھانکا نہ جسنے مجلس وزن سے	غضب ہے پھر وہ یوں اغیار کے مدنظر بیٹھے
سرکنا سر سے مجلس میں دوپٹہ کا نہیں اچھا	ذرا غیرت کر اے غیر اسکو سمجھا دے سنور بیٹھے
چلا ہے میر اذعہ یاد دلواتے تو اے ہمدم	مجھے ڈر ہے کہ جھنجھلا کر نہ وہ انکار کر بیٹھے
قیامت تک نہ بھولونگا یہ احسان تنگی جا کا	مرے زانو پہ زانو بے تکلف رات دھر بیٹھے

۱۷۷ شہیدی سے کبھی وہی ہمنے کم دیکھے ہیں دنیا میں
ذرا تیوری بدلنے پر امیدیں قطع کر بیٹھے ۷

ولہ

غضب ہے جس بت کافر پر اپنا دم نکلتا ہے	بنا تابوت اسکے کوچے سے ہر دم نکلتا ہے
مرا انکھوں پہ ببری آستین لطف اے ہمدم	کہ اشک سرخ کے ہمراہ دل کا غم نکلتا ہے

ہمکلام اور سے کبھی گر ہون تو جھنجھلا کر کہے	کیا برا معلوم ہوتا ہی یہ بکواسی مجھے
شب کا جانا بزم دشمن مین چھپاتا ہی وہ شوخ	صبحدم شبو کا دستہ بھیجکر باسی مجھے
وقت جانے کے اُسے کسطرح روکون ہمنشین	چھونے کب دیتا ہی دامن اپنا ہو اہی مجھے
لخت لخت دل نے برپا کرکے سو محشر کا شور	یاد دلوا دی کسی کی رتھ کی چوراسی مجھے
زخم دل پر سودۂ الماس کا مرہم دھرا	یار نے دکھلا کے اپنا خط الماسی مجھے
صبحدم اُسکی گلی مین دیکھکر پھرتے مجھے	کوئی تو کہتا ہی جوگی کوئی سناسی مجھے
شاید اب خال سویدا سا نہ دل کے گھل چلا	اشک آنکھون مین نظر آتے ہین عباسی مجھے

۱۸۰
ای شہیدی اب گلا کٹوا کے ہوتا ہون شہید
گر ملے جنت مین حور اس شوخ رعنا سی مجھے
۷

ولہ

شور صد محشر جراحت پہ نمک افشان ہی	میرے قاتل کا مرے درد لب خندان ہی
ناز غمزے کو یہانتک قدر اندازی پر	کہ ہر اک تیر مژہ سے پرو پیکان ہی
آسنے آغاز مین گھبرا کے کیا قطع کلام	جانتا تھا مرے قصہ کا کہان پایان ہی
وصل کی رات مری ایک نہ مانی اُس نے	دلمین داغون سے کھلا تختہ نازمان ہی
کاش یا ترک کرون یار کو مین یا اغیار	جسقدر مجھکو ہی دشوار انھین آسان ہی
ایکدم مین رہے خرگاہ نہ خرگاہ نشین	جون حباب اہل زمانہ کا یہ سامان ہی

۱۸۱ ولہ ۵
[illegible]

۱۸۲ ولہ ۹
[illegible]

۱۸۳ ولہ ۱۲
[illegible]

خود د جوشن سے وہ نزک سیمتن آہن مین ہی
خلعت زرسے زیادہ تر پہین آہن مین ہی

اس بھبھوکے پر کھلا نام خدا کیا وقت جنگ
شعلۂ زیر دخان سادہ بدن آہن مین ہی

ہیسے پوچھوا نرۂ پوشون مین گذری اپنی عمر
زیور وزر مین کہان جو بانکپن آہن مین ہی

نوہن سنے کی پسلی ہنون مین لوہے کا حلق
تاکہین بیت ہی زرین برہمن آہن مین ہی

ہیچہ لٹکا ہی قاتل کا نہ کیون مجکو ہو فکر
سخت جانی سے مریجان اللکھ من آہن مین ہی

دیکھکر تیغ اپنی کہتا ہی وہ خونریز جہان
بس ہماری سیر کرنے کا چمن آہن مین ہی

تیشہ کو چھاتی سے ای شیرین لگا کے زار زار
رو رہی ہے تو عبث کیا کوہکن آہن مین ہی

لاکھ شاید میرے خون کا ایک خنجر ہوتا
آج جو ہر ہی سو قاتل کل دہن آہن مین ہی

باندھکر چار آئینہ نکلا ہی وہ خونخوار خلق
ابروؤن کا عکس ہر دم تیغ زن آہن مین ہی

آب زر سے خنجر قاتل پہ لکھنا چاہیے
اس دل بیرحم کو نسبت سخن آہن مین ہی

شوق اس سفاک کو ہی آہنی دستانہ سے
پنجۂ رنگین سے شاخ ناردن آہن مین ہی

۱۸۴	ای شہیدی اب یہ پوشیدہ تہو سو حشر تک کثرت پیکان سے ہر تار کفن آہن مین ہی	۲۳

ولہ

جی چاہیگا جسکو اسے چاہا نہ کرینگے
ہم عشق و ہوس کو کبھی یکجا نکرینگے

کیون دل سے نہ مٹ جائیگا اندیشۂ حرمان
جب ہمنے یہ ٹھانی کہ تمنا نہ کرینگے

دیوان شہیدی ۷۳

طنبورے کی جوڑی خوش اسلوب ہمسرین ہون
لیتی نہین کچھ ہمکو تری رانون مین بچکی

قوال مین کیا حرص دوبالا نہ کرینگے
ناخن گہہ و بیگاہ نزاشانہ کرینگے

185 بکنے کے شہیدی کے بُرا مانیو مت جان 14
ہین عاشق صادق کبھی ایسا نہ کرین گے

سپیدی چشم کی زائل ہو دیدار عزیزان سے
سُنا مین نے کہا بلقیس نے ہنسکر سلیمان سے
رہونگا زندۂ جاوید سوز عشق کی دولت
بہشتی رویون کے ملنے سے واعظ منع کرتا ہے
گھر آکے یون دامن کشان وہ گل گذر جاتا
کہان ہو ناقہ لیلی کہ آکر اُن سے بدلا لے
ترے سودائیونکو جسقدر نفرت پری سے ہے
ہوا کے دوش پر جاتا ہے جب تو پینگ لیتا ہے
مجھے ابرو سے اُس طفل معقل کے کیون تعشق ہے
نہ بیدردی سے کاٹ اسطرح زنجیرون کو آہنگر
عنادل ہوکے بیخود آشیان سے آرہے نیچے

ولہ آڑایا ہمنے یہ نسخہ بیاض پیر کنعان سے
برابر ہو نہ تسخیر پری تسخیر انسان سے
سمندر ہون مجھے آتش ہے بہتر آب حیوان سے
جہنم کو فزون سمجھا ہے شاید داغ ہجران سے
نہ میرا ہاتھ نکلا ضعف کے باعث گریبان سے
اُلجھتے ہین جو یہ خار مغیلان قیس عریان سے
پری کو اسقدر نفرت نہین ہوتی ہے انسان سے
ترے جھولے کا تختہ کم نہین تخت سلیمان سے
کسی دن قتل ہونا ہے مگر تیغ صفاہان سے
ہمارے پانون کٹ سکتے نہین کیا تیر سوہان سے
مگر خاک چمن پر گل گرا گلچین کے دامان سے

۱۸۹ ولہ ۲۰

جاگ اے دل خواب غفلت سے فغان کا وقت ہے
ہو گئی آخر شب عشرت اذان کا وقت ہے
رخصت جانان ہے رخصت تری بھی [illegible]
[illegible] امتحان کا وقت ہے
[illegible] خواب گران کا وقت ہے
[illegible] باغ جنان کا وقت ہے

اس کا بھی ایکدن ہو تغافل سے [illegible]
واقف ہو نالہ ہائے شہیدی سے [illegible]
[illegible]

سیر گلشن مین چھبین کیون نہ جگر مین کانٹے	یار بن پھول ہوئے اپنی نظر مین کانٹے
بولا ہجر کی شب چھوڑ دیا کیون یارب	پڑ گئے کیا دہن مرغ سحر مین کانٹے
ہائے وہ سرو خرامان تھا جہان آن ٹھہر	نظر آنے مین لگے اب اسی گھر مین کانٹے
کیون نہ چھبکی شب فرقت مین پلک عاشق کی	رکھتے ہین خانۂ خالی ہی کے در مین کانٹے
چبھ کے تن مین ترے دیوانے کے سب ٹوٹ گئے	وشت کے اپنے رہے ایک شجر مین کانٹے
سدرہ آمد مجنون کے سنون گر لیلی	شوق سے وہ بچھا راہ گذر مین کانٹے
یہ نئی چھیڑ نکالی ہو کہ ظالم صیاد	رکھتے ہین مرغ گرفتار کے پر مین کانٹے
شہر کی سمت کیا دشت سے جب مین نے سفر	عوض توشہ دھرے اپنی کمر مین کانٹے

۱۸۸ ہم گنہگارون کی خلقت سے شہیدی کیا نفع
ہان ضرور اب پئے ایذا تھے سفر مین کانٹے ۹

ولہ

مجلس مین تیری گر تو مل سے گل ہنسے	غنچہ سے غنچہ خندہ کرے گل سے گل ہنسے
گلشن مین تیرے قامت و عارض کے روبرو	قمری سے سرو اگر کٹے بلبل سے گل ہنسے
واشد ہمارے غنچۂ دل کی ہوا سے ہو	سچ کہتے ہین ہوا کے توسل سے گل ہنسے
تعلیم قہقہے کی اگر تجھسے لے چمن	بلبل کا نالہ پست ہو اس غل سے گل ہنسے
محفل مین دفعتہ نہ کھلے شوخ شرمگین	البتہ بوستان مین تامل سے گل ہنسے

[illegible]

۱۹۰ ولہ ۸

[illegible]

ای دل لکال اپنے سبا مان شب وصال
اسکو شگفتگی تھی لے دائم انقباض
مین ایک عاشقون مین ہوا میرزا منش
شیرین زبانی زمانے مین ہین اور بھی ولے

ہنگام صبح تک مجھے مہلت اجل سے ہی
پھر کیا شباہت مرد لکو کنول سے ہی
دشتی ہی قیس کو ہکین اہل جبل سے ہی
رغبت شکر لبون کو ہماری غزل سے ہی

۱۹۱	رہتے ہین آپ دل مین شہیدی کے رات دن پر اجتناب کیون نمھین اسکی بغل سے ہی	۶

ولہ

شہید کر مجھے دیتا ہی گر عدو خالی
ملا نہ میکدے مین شہ جب شیشہ و ساغر
گر ایک تار بھی ہوتا مرے گریبان مین
حصول گریہ سے ای چشم بے قصور بار
بدن ہی شیشہ ساعت تو دم ہی ریگ روان

نہ جائے وار ترا اوترک جنگ جو خالی
لگا کے او کے ہی مین نے کیا سبو خالی
نہ پھیرتا تجھے ای سوزن رفو خالی
نہیں شمار عبادات مین وضو خالی
اب اسکو خواہ بھرا جان خواہ تو خالی

۱۹۲	برا ہو دست تہی کا کلال کے در پر کھڑے تھے آج شہیدی لئے سبو خالی	۷

ولہ

زندگی کب ہی جو چھاتی ہوتی غافل ٹھنڈی
آرہا دل لگا او پر کے بدن مین ہمدم

مردہ کہلاتی ہی جب انکھ ہوا سے دل ٹھنڈی
آج ہی طوق مرا گرم سلاسل ٹھنڈی

۱۹۳ ولہ

۱۹۴ ولہ

۷۵ دیوان شہیدی

۱۹۶ ولہ ۵

۱۹۷ ولہ ۹

آہون سے خلق پر شرر گریہ چلا ہی چشم تر — سینہ تنگ مین مگر ریشہ دوان چنار ہی
کیا ہی ہی پیرہن کا بوجہ مجکو ہی الکہ ہی بوجہ — جان گو گران ہی تن کا بوجہ جسم کو روح بار ہی
گو مری آہ مین جا بجا ان حلق پہ تیغ ہو روان — سو مین کہونگا مہربان آپ سے مجکو پیار ہی
جنکو ہو ظاہری تپاک جیب ہی انکے غم مین چاک — مین جو ہوا فنا مین خاک مجھسے وہی غبار ہی
غیر کے عرس کا ہون داغ دیکھکے روشنی کا باغ — جسپہ نہین جلا چراغ آہ مرا مزار ہی
گو نہین مجکو حوصلہ غم سے ہونگا دو دلہ — اُسکے ستم کا مین گلہ کیا کرون اپنا یار ہی

۱۹۵	رحم سے کہتے ہم نہین تم نہ اُٹھاؤ تیغ کین پر یہ شہیدی حزین آپ کا جان نثار ہی	۹

وہ فتنہ گر کے ستم جب دعائین لیتا ہی — سپہر شاد ہو اس کی بلائین لیتا ہی
جز استخوان نہ رہا صید گہ مین کچھ باقی — وہ ترک بچ کے شکار مین ہمائین لیتا ہی
نظر پڑا ہون مگر خواب مین ترے پہلو — رقیب دود جگر کی دوائین لیتا ہی
نگاہ ژرف سے بے پردہ تا تو وہ جمیل — ہزارون نو کی منہ پہ ردائین لیتا ہی
نثار قہر کا ڈر کچھ نہین تجھے منعم — بزور تو جو غریبون کی جائین لیتا ہی
گلی مین اُسکی ہی اہل ودل کی آمد و رفت — بطور نذر کے کچھ ہم بھی لائین لیتا ہی
یہ زیب تن کا سبب خط تازیانہ ہو سے — حریص مول اُتو کی قبائین لیتا ہی

۵۵

۲۰۰ ولہ ۱۰

۱۹۸ ۸

وہ سودائی ہون سمجھانے کو میرے پاس جو بیٹھے | ولہ | یہانتک سر پھرے اُسکا کہ عقل اپنی بھی کھو بیٹھے
ازل سے بزم جانان مین رہا استادہ میں ہر دن | نہ اُسکے منھ سے نکلا ایکدن اسکو بیٹھے
تلون گر یہی ہی کل صفِ نعلین مین ہوگا | دبا کر گوشۂ مسند ترا فقیر آج گو بیٹھے
دلائی یاد کیون اُسکی نہ اُٹھتے بیٹھتے ہمکو | اُٹھے کیا کیا نہ ہم بزم اپنے کس کسکو نہ رو بیٹھے
غنیمت ہی کہ اُسکو دور سے مین دیکھ لیتا ہون | نصیبے کہان گھر مین بلا کر پاس جو بیٹھے
اکیلا اُسکو گر پاؤن سناؤن حال دل اپنا | وہان رہتے ہین ہمراہ تو ہمیشہ ایک دو بیٹھے
ہمارے گریۂ سرشار نے تاثیر اچھی کی | کہ اُس جان جہان سے جیتے جی ہم ہاتھ دھو بیٹھے

۱۹۹ | ملینگے حشر تک اپنے کفِ افسوس رو رو کر
شہیدی کام دل کو ہاتھ مین ہم لاکے کھو بیٹھے | ۷

عاشق کی ترے تجھے طبیعت نہین پھرتی | ولہ | گر جور اُٹھائے تو نیت نہین پھرتی
وہ کونسی غضب ہی کہ تصور مین ترے یار | آنکھون تلے اک چاند سی صورت نہین پھرتی
رستے مین پھرا کرتے ہو تم راتون کو گھر گھر | افسوس ہماری کبھی قسمت نہین پھرتی
یاقوتی لب مین جو تمھارے یہ اثر ہے | مے پینے سے منھ کی مرے رنگت نہین پھرتی
ای شیخ نہ بہکا مجھے چل راہ لے اپنی | اب پیر مغان سے مری بیعت نہین پھرتی
محفل مین وہ گل جیسے پھرے عطر لگا کر | اس لطف سے گلزار مین نکہت نہین پھرتی

۲۰۱ ولہ

گلی میں اُسکی ہوا میں شہید شکر خدا | اُسی کو میرے نہ غسل و کفن کی فکر رہی

۲۰۲ نہ سوجھی ایک بھی تدبیر وصل جانان کی
ہمیشہ تمکو شہیدی سخن کی فکر رہی ۲۵

ولہ

کسی گل کے مگر پنجہ مین تیرے دل کا دامان ہے | کہ شبنم کی قبا کا ٹکڑے ٹکڑے یون گریبان ہے

نظر آتی ہے آئینہ مین اپنی شکل ای پیارے | کوئی آئینہ رو دیکھا ہے کیون تو آج حیران ہے

ہزارون جان دینے مین ہے پروانہ بننے کو | لگن کس سے لگی تیری جو تو ای شمع گریان ہے

اثر ظاہر کیا اس سنگ سے دل پر ترے جس نے | غضب شمشیر ابرو اُسکی ای سفاک بران ہے

رلایا کس نے اشک سرخ سے ای قاتل عالم | کہ ہر نوک مژہ تیری ہی خون آغشتہ پیکان ہے

سر مو تیری خاطر کو نہو یا رب پریشانی | پریشانی سے تیری خاطر عالم پریشان ہے

محبت مین تو نیک اختر ہو یا مجسا یہ طالع | میسر ہے کسی دن وصل بھی یا روز ہجران ہے

کسی گل کی مگر مائل ہے شاخ زعفران تو بھی | کہ تیرے چہرہ کی زردی سے پیدا راز پنہان ہے

لیا تجھے صنم کا دین و ایمان جسنے ای کافر | قیامت کا خدا ناترس کوئی نامسلمان ہے

پریرو تیرا آرایش سے دل کیون ہو گیا پھیکا | نہ وہ لب لکھوٹا ہے نہ وہ ماتھے پر افشان ہے

مجھان ہو کھے سے ہونٹوں پہ رحم آتا ہے سچ بتلا | ترا کیون اندنون مائل بہ خشکی آبحیوان ہے

بھلے چنگے تھے دلکو لگا تی جس نے یہ آفت | سنین ہم بھی تو ایجان کونسا وہ آفت جان ہے

۱۸

[illegible]

۲۰۵ ولہ

[illegible]

حشر کے دن بھی پھرین ممکن نہین عاشق کے دن
کورۂ آتش ہی رگ رگ مین جنون عشق سے
ہر قدم ٹھوکر ہی سنگلاخ راہ عشق مین

قطب کو جنبش ہو جاے میرا اختر کیا چلے
آب جل جاتی ہوای فصاد نشتر کیا چلے
طی نہو سختی کشون سے ناز پرور کیا چلے

۲۰۴
یار کے کوچے مین چلتے ہین شہیدی کس روش
فصل گل صحن چمن مین مرغ بے پر کیا چلے
۱۵

ولہ

بیش ہی برگ طرب کو بھی یان ہم سے
عیش جنت مین موخر ہی سلیمان ہم سے

ای پری نو جو ہراں روز دن گریان ہے
ناز کیا کیا نہین کرتے ہین پری خوان ہم سے

فصل وحشت نہ فقط تنگ ہی زندان ہے
خار کیا کیا نہین رکھتے ہین بیابان ہم سے

زط وحشت سے گمان کرتے ہین ہمجنس اپنا
رم نہین کرتے ہین صحرا مین غزالان ہم سے

ای خدا کرکے ہمین قتل وہین دفن کرین
تا قیامت نہ چھٹے کوچۂ جانان ہم سے

اُسمین اور ہم مین رہا رابطۂ تیر و کمان
گاہ آغوش مین اور گاہ گریزان ہم سے

روبرو ماہ کے ای کاش کتان بلوشن ہون ہم
چاک اب ہو نہین سکتا ہی گریبان ہم سے

پھینکدی ہاتھ سے احوال قیامت کی کتاب
سُنکے واعظ نے بیان شب ہجران ہم سے

باپ کی ملک مین دعوی بھی فرزند کو ہی
کہہ گیا روز ازل کان مین رضوان ہم سے

اُس سے ہمسر ہو لطافت مین پری کی کیا جان
سامنے چشم کے رہتا ہی وہ پنہان ہم سے

[illegible]

پاس

[illegible]

پاس پردہ کے پڑی رہتی ہی بیرون خاک پر
دل مرا تیرے تصور سے ہی وہ قصر طلسم
گاہ کوٹھے پر چڑھا تو گاہ نکلا ماہ چرخ
کرتے ہین کیا کیا تکلف خوبرو بھی بزم مین
دامن پاکان کو عصیان سی نہو آلودگی

عاشق اس پردہ نشین کی ہی مقرر چاندنی
رہتی ہی آٹھون پہر جسین برابر چاندنی
تیرے ہمسایہ کے گھر رہتی ہی اکثر چاندنی
جھاڑ سے بلور کے شب تھی مشجر چاندنی
قرب شبنم سے نہین ہوتی کبھی تر چاندنی

۲۰۶	یاد آتی ہی شہیدی وہ غزل بے اختیار جب ستاتی ہی مجھے بے روے دلبر چاندنی	۹

ذبح کرتی ہی مجھے بے تیغ و خنجر چاندنی — ولہ — کسقدر بیرحم ہے اللہ اکبر چاندنی
ہیں زخمون پر نمک سے مشک بہتر مشک سے — سودہ الماس بہتر سب سے بہتر چاندنی
گر شب مہتاب دو دن یاد مین اُس ماہ کی — کیا تعجب صورت بط ہو شناور چاندنی
چاندنی برسات کی مشہور ہی پر یار بن — میرے گھر جگنو سے برساتی ہی اخگر چاندنی
وہ قدم رنجہ نفرماتے جو مقتل کی طرف — ڈالتا ہم زخمیون پر کون چادر چاندنی
لیلۃ القدر اپنے غمخانہ مین تنگی کے سبب — نصف شب کے وقت چمکاتی ہی اختر چاندنی
ہین ترے گریہ مین شب بیچ بچھونکی سجھون — ہر رگ گل کو بنا دیتی ہی نشتر چاندنی
ہجر مین رہتے ہین ستاکی شب دیجور کے — ہمسے گر پوچھے کوئی ظلمت سے بدتر چاندنی

تاب نظارۂ خورشید نہین انجم کو | چشم گم وقت تماشا ہے حیرانون سے
اور غافل ہوے سن سنکے ہمارا احوال | آنکو نیند آگئی عشاق کے افسانون سے
روشنی کو ترے جان سوختہ کے مشہد پر | مشعلین آئین شب تیرہ بیابانون سے
اپنے کشور مین نہین پیرہن تن سے غرض | ہو مگر رابطہ ہاتھون کو گریبانون سے
اشتیاق آگہین قیمہ بھی کیا قتل کے بعد | جمع خاطر نہین تا حال پریشانون سے
پہلے آئینہ رخسار کو پردے سے نکال | پردہ منظور اگر ہو تجھے حیرانون سے
دیکھکر سرو کی صورت وہ کہے غمزے سے | اس کو نگا سکے کیون ہاتھ کٹے شانون سے
حق نے یہ حسن دیا ہی کہ جہان ہو کافر | یہ سبب ضد نہین اس بت کو مسلمانون سے
شمع فانوس نے رکھا نہین محفل مین قدم | پٹ گئی بزم جگر سوختہ پروانون سے
شمع مردہ کو جو محفل سے نکلتے دیکھا | بوے بو آئی مجھے عیش کے سامانون سے
ایک دن مردہ ترے گھر مین رہے ہیں سیلاب | شہر کی سیر کو جب آگئی ویرانون سے
عیش کونین کے دیتے پر محشر مین جواب | گر ہو اعمال کی پرسش ترے دیوانون سے
نالہ کیونکر ہو مجسم کہ مین آنکھون کو دکھلاؤن | اسے باور نہین سو بار سنا کانون سے

تیرے خرقہ نے چھپایا ہی شہیدی تجھے
یار بے عیب کو پردہ نہین عریانون سے

ولہ

آتش قدم بت ہو مرا جامۂ احرام
بے غوطہ زدن بحر عشق مین لذت نہین ملتی
ای بخت سیہ سایہ فگن ہو مرے سر پر
[illegible] دولت نہین ملتی
تکلیف ہمارے لیے آسان ہوئی [illegible]
جانے کی رضا یار سے اجازت نہین ملتی
وہ جنس ہو اس دل کی [illegible] بازار مین ارزان
سودا اسکو ہی فور [illegible] قیمت نہین ملتی
ناکامی جاوید کی ہم [illegible] منت
افسوس شہیدی تری تربت نہین ملتی ۲۱۳

ولہ

وصل کی شب شادیانہ گھر مین تاتا چاہیے
اپنی عشرت چشم گردون سے چھپانا چاہیے
بزم زندان مین کسی کی سرگرانی ہی نہین
گردن مینا کو ای ساقی جھکانا چاہیے
تھے ہاتھون پر رکھی [illegible] گل نہ مہندی کا رنگ
تو ابھی نادان ہی کیا مہندی لگانا چاہیے

اک گزرتے خوش اپنا ہم تری فرقت مین رات		خیر یہ گذری نہ تھی شمشیر بستر کے تلے
دھوپ مین پھرنے سے ز آتش کے جو تی کو ہو		ای جنون مجکو بٹھاتا تھا صنوبر کے تلے
گر سی ہو تم نے زیر چشمہ کان گو گرد کی		آتشین دل ہی ہمارا دیدۂ تر کے تلے
عمر بھر کا خواب ہو یارب نصیب دست و پا		گر کبھی سویا ہون رکھکر ہاتھ مین سر کے تلے
شمع روشن جیسے ہو یاقوت کی فانوس مین		یون وہ عارض ہین عیان زلف معنبر کے تلے
اسکی مژگان کو اگر کچھ بھی نہین میرا خیال		کب ہے ہر دم رگ جان لاکھ نشتر کے تلے
سرمہ سے سنگ فسان پر یار کی تیغ نگاہ		خط سے وہ آئینہ رخسار جوہر کے تلے
ایک گل ہاں شاخ نازک کو ہوا بار گران		تھر تھرا جاتا ہی اس کا ہاتھ ساغر کے تلے
پشہ ملک عشق کا کچھ کم نہین جبریل سے		مثل سایہ کے دو عالم ہی مرے پر کے تلے

۲۱۲	ای شہیدی شرط ضبط نفس ہی غواص کو زندگی مین دم شمار اس بحر اخضر کے تلے	۹

دلجوئی مشتاق سے فرصت نہین ملتی	ولہ	یا ناز سے اپنے تمہین رخصت نہین ملتی
آسان ہی وہان بھیس مین اغیار کے جانا		صورت سے پر اسکے مری صورت نہین ملتی
دیتا ہی اگر زہر ملا دے شکر اُس مین		بے زہر شکر مین مجھے لذت نہین ملتی
ہی شکل مری نقش کے نقشہ سے برابر		لیلی کی پر اُس شوخ سے رنگت نہین ملتی

[illegible]

ولہ ۲۱۴

[illegible]

نیست ہون دم بھر مین بو مے کی طرح
گر جدا ہون خانۂ خمار سے

ہر نگہ مین سو تغافل ہون نہان
سادگی نادان ہو اس عیار سے

سایہ کو افتادگی مین بحث ہے
میرے ویران خانہ کی دیوار سے

لاشۂ مجنون کے گرد آکر غزال
سرنگون بیٹھے تھے ماتمدار سے

نذر آنکھون کی دل بریان ہوا
کیا چھپاتا مین گزک میخوار سے

نسخۂ صحت مرا رکھتا ہے صاد
گلہ خون کی نرگس بیمار سے

دامن قاتل پہ دوڑاتا ہون ہاتھ
شوق ہو کیا زخم دامن دار سے

عشق نے یون عقل کو گھبرا لیا
مست چھپے جسطرح ہشیار سے

رکھیں کس کس ریش پر مرہم مگر
سینہ رگڑین تختۂ زنگار سے

گرم رفتاری سے میری ہے یقین
دشت مین شعلے اٹھین ہر خار سے

میری گردش کا اثر ہے آسمان
ہو نمود دائرہ پرکار سے

عاشقون کا دین و ایمان اشک و آہ
ہین وہ فارغ سبحہ و زنار سے

آتش دوزخ گل افسردہ ہے
میرے دل کے آتشین گلزار سے

کرکے توبہ پانی مین مانگے شراب
ہے دعا مقبول استغفار سے

کوہ پر الماس کے ہے راہ عشق
تجکو چلنا سینۂ افگار سے

اک گل رعنا سے فردوس و جحیم / عشق رنگ آمیز کے گلزار سے

ضد سے واعظ خلد مین ہو جائینگے / می کے پینے میرے استغفار سے

دل ہی جانے ہے درازی رات کی / طول شب کا پوچھئے بیمار سے

جوتیان کھاکر نہ آیا پھر رقیب / سچ مثل ہے بھوت بھاگے مار سے

سیکڑون بے خانمان اس گھر کے گرد / رات بھر پھرتے ہین چوکیدار سے

خط نکالا اُس نے نکلے گا ضرور / میرا خط بھی روزن دیوار سے

نرگس بیمار اور آزار خلق / جبکو بیماری ہے اس آزار سے

۲۱۶ ای شہیدی عاشقانہ لکھ غزل / فائدہ اس وضع کی گفتار سے ۱۵

۲۱۷ ولہ ۱۷

مدعا گر کام دل ہے یار سے / دن مین سو آسکتے ہین بازار سے

باوفا ہون وصل کا طالب ہون کیا / دوستی مجکو ہے اپنے یار سے

عالم رویا مین اُس کو دیکھکر / منفعل ہون حسرت دیدار سے

کاش وہ بیگانہ خو بہر ثواب / آشنا ہو پرسش بیمار سے

بات کی مجسے بھی اُس نے بزم مین / پر اجازت مانگ کر اغیار سے

مے کے پینے کی وہ کھا بیٹھا قسم / ہمدم نادان تری تکرار سے

[illegible — diagonal marginal verses, top; numbered ۲۱۶]

[illegible — diagonal marginal verses, left side]

عیش عالم کی نہین پروا مجھے خواہش نہین | غم کہان بیٹھا ہے مجکو سیم جان درکار ہے
جل کے روز حشر تک تا دم رہیگا کوہ طور | سنگ اس شعلہ کو بہر آستان درکار ہے
اسمین رہجاتا ہے پردہ سیکڑون اشراف کا | اسکے کوچے مین رفوگر کی دکان درکار ہے
جیسے ہوتا ہے ہدف درکار تیر انداز کو | نالہ کرنے وقت مجکو آسمان درکار ہے
نالہ کب مثل جرس تنہا دہن سے ہو سکے | حال دل کہنے کو دلبر سے زبان درکار ہے
ناز کی زخمون کی ہان کب خندہ کی احتیاج | مشک مجکو اور اسکو زعفران درکار ہے
قتل کر دشمن کو عاشق کی خصوصیت ہے کیا | گر تجھے تلوار ہی کا امتحان درکار ہے
دلکو صیقل کر کہ امر آئینہ سے بہتر نہین | اپنے یوسف کے لئے گر ارمغان درکار ہے

۲۱۸ قتل یا تم کی نہین پروا ہمارے قبر کو
بے نشانون کو شہیدی کیا نشان درکار ہے

شمع محفل مین ... کی ... کبھی نہین گئی ہے | دل کہین وہ نام خدا ہو غنچہ ... نہین گئی ہے
نہ عشق مہر کا ... کا شوق غمزہ کا ... کا | گمان ہو گر تجکو آسی کا سودا بھی نہین گئی ہے
بلا کو اسکی نہ ... کہتے مین کسکو معشوق کیا ہے عاشق | ہنوز کانون مین ... کہ ... کبھی نہین گئی ہے
... گر باتین سنا نکی سو نہ اپنے مطلب کی چوکے اک جا | ... مین کیا انون ... کی ہان تو ... نہین گئی ہے
یقین نہین مجکو قیس گریان کے حال سے اسکو آگہی ہے | نکل کے مکتب سے اپنے لیلی کنار جو بھی نہین گئی ہے

صفت سے مین آشیان مین کھول کر رہ گیا
طائر قبلہ نما کو ... [illegible]

[illegible — diagonal marginal verses, bottom]

[illegible]

زندہ ہون دلہا مردہ سنکے تیرا شعر نغز	ای شہیدی شاعری مین کیا تجھے اعجاز ہی

۲۲۰	اُٹھتی ہے تعظیم کو خلقت گدا دیگر فراز اسکی محفل مین شہیدی کو عجب اعزاز ہی	۷

ولہ

ہستی موہوم سے بجلی سی بیکراب حال ہی	جسم عنقا کا تن لاغر مرا ہر بال ہی
وہ گرفتار قفس ہون مین کہ بوے گل کے رنگ	غنچہ ہی بیرا ز قفس موج تبسم حال ہی
آفتاب حشر پر کالی گھٹا سی چھاگئی	آیا یہ کس روسیہ کا نامۂ اعمال ہی
دردکم دردی سے نالان ہی دلِ زخمی مرا	چین زلف یار مین بھی مشک کا کیا خال ہی
طیش مین آکر بھبھوکا کس لیے بنتا ہی تو	آپ ہی قاتل رخ گلرنگ تیرا لال ہی
دورِ عالم مین مقام کیون نہ سمجھین غمکو ہم	ای شہیدی ماہ ماتم سے شروع سال ہی

۲۲۱	گل کے جاتے ہی چمن سے جان دی بلبل نے آہ ای شہیدی یار بن جینا بہت اشکال ہے	۱۸

ولہ

اس سنگدل سے رحم کسی پر نہ ہوسکے	بت بھی صفت مین حق کے برابر نہ ہوسکے
فارغ بتون کی یاد سے دم بہر نہو سکے	ہی عذر ہمسے طاعت حق گر نہ ہوسکے
جلوہ سے یار کے ہی زمین رشک آسمان	ذرہ سے آفتاب برابر نہ ہوسکے
حیرت ہی کیونکر اُسنے کیا نامہ بر کو قتل	جس نازنین سے ذبح کبوتر نہ ہوسکے

ولہ ۲۲۲ ۱۰

[illegible]

شمع کا شعلہ ہے رخ قد شمع سا نچے کا ڈھلا
تجھ سا ای سیمین بدن چھپتی ہے روغن شمع کی

جلوہ دکھلا کر نکالیگی دل عاشق کے خار
لو نہ سمجھو اسکو ہے زرینہ سوزن شمع کی

دود ہے اس کی زبان پر یا مجسم ہو گئی
ماتم پروانہ مین آواز شیون شمع کی

شمع کہکر تیرے قد کو گل کو لائے بزم مین
گل سے دے تشبیہ رخ مشتاق گلشن شمع کی

زندہ جب تک ہو تن میں فرقت مین آتش ہیمان
زندگانی شمع کی ہوتی ہے دشمن شمع کی

قشقہ سمجھا گل کو اور زنار جانان رشتے کو
وضع تیری سی نظر آئی برہمن شمع کی

شہسوارون سے ہوئی ظلمت مین راہ عشق طے
جادۂ روشن نے میخ نعل توسن شمع کی

ملکے دشمن دوست سے دشمن بنائے دوست کو
دوست ہے دشمن تو دشمن یاد وامن شمع کی

آگے تیرے روبرو سرکش کو لازم انفعال
دمبدم نیچی تری محفل مین گردن شمع کی

روے روشن دیکھکر اسکندری آئینہ مین
بزم آہن مین ہے قندیل آہن شمع کی

شمع رو جو زین زرین پر تجھے دیکھے کہے
کس نے روشن روز مین بالائے توسن شمع کی

ای پری بیکار ہو فانوس تیری بزم مین
حفظ کو نتی ہے موج باد جوشن شمع کی

۲۲۳ دل مین بھڑکے ہجر کی آتش نہین پروا یار
کب ہو محتاج ای شہیدی بزم گلخن شمع کی ۴

۲۲۵ ولہ ۸

جلا ہے وہ کمر خط کے پھاڑکے پرزے
ولہ
نہ بدگمان ہو کہین کوئی تاڑکے پرزے

قطعہ

غزل

کس سے کہین آہ حال اپنا
اس وقت مین ہوا وصال اپنا
غم جب سے مجھے ہین وہ فرشتہ
دکھلانے لگے جمال اپنا
بار آئے ہم ایسی زندگی سے
جی سے بھی خدا نکال اپنا

دلیل اتقا ہو مجھسے ہم بزمی فرشتون کی
اگر فاسق ہون البتہ ہو صحبت روسیاہون سے

نامہ

سردفتر اشتیاق کیشان — شیرازۂ خاطر پریشان
اللہ رکھے تجھے سلامت — با عیش و نشاط تا قیامت
گنگا جمنا مین تا ہے پانی — دائم رہے تم کو شادمانی
تا زیست نہ ہو تمھین کوئی غم — غم کھانے کو ایک ہم ہین کیا کم
اپنی ہو یہی دعا خدا سے — تم خوش رہو ہم موے بلا سے
مطلوب تمھاری عافیت ہے — یان خیر نہین نہ خیریت ہے
جسدن سے اُدھر کو تم سدھارے — راتون مین گنا کیا ہون تارے
انجم سے جو شب شمار غم ہے — دن کو مجھے کاروبار غم ہے
جی نکلا ہی تن سے جائے ہی ہاے — رہ رہ یہی دل مین آئے ہی ہاے
اک بار نصیب سو گیا کیا — کیا تھا اور آہ ہو گیا کیا
اک بار سفر کی تمنے ٹھانی — کی حلق پہ میرے تیغ رانی

حسب فرمایش مولوی نامی ... غزل

سوز تپ غم سے ہون بجان مین — جلنے مین علم ہون شمع سان مین
رگ رگ مین ہوا ہے وقف ماتم — سرتا بقدم ہون نخل ماتم
ہر صبح فرات چشم کی موج — ہر شام ہے مجکو شام کی فوج
ہر روز ہین کربلا کے آفات — ہر رات ہے مجکو قتل کی رات
ہے نعرۂ ہائے دوست ہردم — شوال ہوا مجھے محرم
تسکین کو جو تمنے خط لکھا تھا — شوق اپنا بہر نمط لکھا تھا
یاد اس سے بڑھی مجھے تمھاری — دونی ہوئی دل کی بیقراری
چاہت بھرے وہ حروف یکسر — نشتر ہو چبھے مرے جگر پر
وہ رہ کے پڑھا تمام مین نے — دل کو لیا تھام تھام مین نے
پھر دیدۂ تر پر اپنے رکھا — پھاہا سا جگر پہ اپنے رکھا
آنکھون کو مرے نشا نور حاصل — سینہ کو ہوا سرور حاصل
بندہ کو جو بے وفا لکھا ہے — حیران ہون یہ تمنے کیا لکھا ہے
کیا اپنی سی میری چاہ جانی — اللہ ری تمھاری بدگمانی
ہم ہجر مین جی کو یون گنوا دین — تو بھی نہین کچھ تمھارے بھا دین
مطلق نہین وان خیال افسوس — کس سے کہین آہ حال افسوس

شوق مین سیکڑون سکین ہین باہم کرین عرس
صفت بادۂ لعلش زمن مست بپرس

ذوق این مے نشناسی بخدا تا نہ چشی

جائے جادہ ہو شہیدی دم خنجر ہر چند
رگ گردن سے چل اور ریش صفت لب پخند
مولوی نے تجھے دی نام سے اپنے یہ پند
جامی ارباب وفا جز رہ عشقش نزوند

شرم بادت گر ازین راہ قدم بازکشی

خمسہ بر غزل جرأت

جنون سے ہمنے اسیری کے کام بارے لئے
بڑھی جو وحشت دل گھر وشت سارے لئے
غرض ریاست مجنون ہو اب ہمارے لئے
دیار عشق کے ہمنے مکان اجارے لئے

یہ جو کھون سر پہ اٹھائی فقط تمھارے لئے

سوال خوش سے کرونگا مین اسکے پانے کا
کہ ہو وہ قاضی حاجات اک زمانے کا
ہو آزمودہ نہین اب مین آزمانے کا
خیال آسکے جو تھا لب سے لب ملانے کا

تو خواب مین کئی بوسے تو مین نے بارے لئے

بشر سمجھکے اسے پاچکے بہت زک لوگ
پری سمجھتے ہین ان روزون اسکو بیشک لوگ
ہوے ہین قایل نیرنگ اسکے یا تک لوگ
کھڑے ہین دیکھکے اس رخپہ داغ چیچک لوگ

طلسم دیکھو کہ ہو ماہ منھ پہ تارے لئے

کہو مول آپ نے خنجر کئی دو دھارے لئے

دکھانے پر تھا وہ تیغ زبان کے کچھ جوہر	کہ اک حریف ہوا رجھپٹ ہوا آکر
کلام کرنے میں سمجھا جو سو طرح کا شر	تو کیا کہوں کہ وہ منہ سے تو کچھ ہوا لا پر

نگاہیں بولیں کہ کہتے ہو کیا تمھارے لئے

رہی مطیع شہیدی کی ایک ت خلق	دلے بہاری اگر دیکھئے شان و شوکت خلق
زیادہ سب سے کرے آج اپنی عزت خلق	بسان گوہر دریا ہوے ہیں جرأت خلق

سخن کے واسطے ہم اور سخن ہمارے لئے

خمسہ بر غزل جرأت

یاد جب دم مجھے یہ عیش کی صحبت ہوگی	آہ و نالہ سے نہ اک لحظہ فراغت ہوگی
زیست دشوار ہے جب دل کو اذیت ہوگی	کل وہ گھر جائیگا تو سخت قیامت ہوگی

جان رخصت مرے تن سے دم رخصت ہوگی

کیا کہوں آہ جو احوال مرا کل ہوگا	عشرت و عیش کا دروازہ مقفل ہوگا
اپنے عہدے سے ہر اک عضو معطل ہوگا	جبکہ وہ نور نظر آنکھ سے اوجھل ہوگا

پھر مری چشم میں کیا خاک بصارت ہوگی

بیقراری رہیگی چشمۂ سیماب کی شکل	موج غم میں پھنسے گا تو جو سیماب کی شکل

نشۂ بادہ سے کھل بیٹھنا جب آویگا یاد	بستر عیش پہ مل بیٹھنا جب آویگا یاد

پھر تو ہلنے کی ذرا مجھ میں نہ طاقت ہوگی

میرے گھر نکلے اسے رشک سے باری باری	غیر رہتے پس دیوار پہ ہشیاری
چپکے چپکے مری کرتے تھے وہ خاطرداری	جبکہ آواز سنونگا نہ وہ پیاری پیاری

دل یہ چلائیگا بس کہ اک آفت ہوگی

گھر میں دل خاک لگیگا رہونگا شہر میں کب	دیکھونگا اسکے تجسس میں عجم اور عرب
برسوں رکھیگی پرستان میں مجھے اسکی طلب	وہ پری رو مجھے ڈھونڈھے نظر آویگا نہ جب

آہ تو جوش جنون سے مجھے وحشت ہوگی

ہو پسندیدہ مرے شعر کا ڈھب کون کو	ریختی سے مری ہوتی ہے طرب لوگون کو
بے سنے میرا سخن چین ہے کب لوگون کو	صاف دیوانہ میں بتلاونگا اب لوگون کو

میری گویائی کی معلوم فصاحت ہوگی

عہد عشرت میں شہیدی نے کیا شاد اسے	اپنے معشوق کے آگے کہا استاد اسے
شعر پڑھواتے رہے دیتے رہے داد اسے	روز و شب کی یہ نشست آویگی جب یاد اسے

پھر تو اٹھنے کی بھی جرأت میں نہ جرأت ہوگی

خمسہ بر غزل جرأت

[illegible]

دو نیم روز اگر ہمسے منھ چھپاویگا امید کل تھی کہ تشریف آج لاویگا	تڑپتا نزع کے بستر پہ ہمکو پاویگا جو آج کل کی طرح سے نہ تو پھر آویگا

تو دل کو کل مرے ای بے خبر نہ آویگی

وہ تنگدل ہی تری جان کا عدو جرأت ہوئی ہی اُس سے شہیدی کے گفتگو جرأت	عبث ہی تجھکو سفارش کی آرزو جرأت ہزار درد دل اپنا کہے گا تو جرأت

یہ سُنکے اُسکی کبھی چشم بھر نہ آویگی

خمسہ بر غزل عطا

شب وعدہ پری لقا کی ہے مُنھ میں تاثیر بس ہوا کی ہے	دھوم آفاق میں گھٹا کی ہے آمد آمد جو اس بلا کی ہے

مہربانی سی کچھ خدا کی ہے

مست بے مے ہی نرگس فتان سُرخ رہتے ہیں لعل لب بے پان	بن بنائے وہ زلف ہی پیچان خود وہ پنجہ ہی غیرت مرجان

نہیں پروا اُسے حنا کی ہے

تجھکو شیریں تھی کوہکن شیرین جسکے بوسہ سے ہو دہن شیرین	مجھکو میرا ہے سیمتن شیرین لب سے نکلے نہ کیون سخن شیرین

گو شہیدی سے ربط ہے منظور
تضمین و ہجو عطا ہی ضرور
ایکا مذکور وہ شاکی ہے

خمسہ بر غزل نصیر

ہین جو ہاتھون ہون تو جھنجھلا کے خفا ہوتے ہو	سُرخ رو ہو کے یہ کس منھ سے تواب بولے ہو

مین نے کس روز ترے ہاتھ سے کھایا بیڑا

غیر کے گھر مین دوالی کو جو مہمان گیا	ایسا نادان کہ جادو کے چبا پان گیا
آج شاید وہ ہری لونگ سے پہچان گیا	سبز بختی کہون کیا اپنی کہ جھٹ جان گیا

پڑھ کے افسون جو کھلانے کو مین لایا بیڑا

نام گن گن کے لئے آپ نے جتنون کے	بھولئے گا نہ بھروسے پہ کبھی اُنھون کے
کوئی ڈرتا ہون ڈرانے سے مین اب جتنون کے	لال کر دونگا ابھی بزم مین منھ کتنون کے

ہاتھ سے اپنے کسی کو جو کھلایا بیڑا

آنکھ سرکار کی جس شخص سے لڑ جاویگی	جان پر اسکے غضب بجلی سی پڑ جاویگی
یہ رہے یاد کہ شیخی ترے مین جھڑ جاویگی	میرے اور آپکے محفل مین بگڑ جاویگی

تمنے دینے کو کسی کے جو بنایا بیڑا

کل وہ دکھلا تھا اپنے لب دندان کی بہار	قتل کرنے کو شہیدی سے دل افگار ہزار
اپنو گلشن مین اکیلا ہون اور میرا یار	ای نصیب اُس کے گلے کا نہو پھر کیونکر ہار

آج گلرو نے مجھے دیکھکے کھایا بیڑا

جنازہ نامہ

غم کی نہ کوئی رسم رہے کہنہ و نو مین	شادی کے بھی اسباب کے ہم ہین گرو دین
تھا چاہنے والا یہ ہمارا کئی سو مین	ہم پہ بھی ہی فرض آج چلین ٹم کے جلو مین

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

جوڑے کے عوض میا وہ کاٹے اسکا ہو کفن سُرخ	محتاج حنا یہ نہین سب خون سے ہے تن سرخ
ہم بن کے براتی کرین کپڑون سے دہن سُرخ	صندوق کے اوپر ہو کھلا گل کا چمن سُرخ

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

گر سونے کے سہرے سے مزین ہو سر ہانا	موتی لگا کنگنا کسی تختہ سے بندھانا
ہو آج مبارک تمھین نوبت کا بجانا	ہوتا چلے شہنائیون مین راگ شہانا

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

آرائشون کے تخت کا کوسون ہو تانتا	سرسبز کہین سرو کہین لالہ حمرا
حیران تماشا ہو کہین نرگس شہلا	پھولا کہین بیلا کہین چنپا کہین گیندا

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

روشن وہ کنول جسمین ہو کافور کی بتی	پروانہ صفت شمع فلک آنپہ ہو ستی
یاقوت کے جھاڑون مین زمرد کی ہو بتی	باقی نہ رہے کوئی تکلف ذری رتی

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

بند خمسہ

جلوۂ حسن تو اے کاش نہ بھایا ہوتا
خاک کو یا نہ بشر کرکے اُٹھایا ہوتا
یہ طلسمات بھی بالفرض دکھایا ہوتا
عشق سے ہیچ مین یارب تو نہ لایا ہوتا
یا تن آدمی مین دل نہ بنایا ہوتا

بند خمسہ

رباعی

قطعہ

گذری جو حسین پر وہ دم مین گذری
مدت تلک اسیرون کی الم مین گذری
اس واقعہ کے بعد نہ دم بھر تو بنے
عابد کی تمام عمر غم مین گذری

قطعہ

ہزار شکر کہ مین مالکان عصر کی طرح
نہین ہون بر سر ایوان اب دریغ کا
رہا کہ مین یہان ... بالائی
کہ بام عرش مین ذرہ مرے خزینہ کا

قطعہ

خطا مین دیکھتا ہون بیکار دن اشتہار نہین
یہی کہتا ہون مین کب سہو کے چارہ ہی انسان کو
مرے اعجاز مین گر اتفاقا سہو واقع ہو
زبان پر لاتے ہین رنگ دل سے بعض بیان کو
شہیدی کہتا ہون ان صاحبون کی قدردانی کا
سمجھتے ہین کتاب آسمانی میرے دیوان کو

عصیان سے مراد دست امل کوتہ ہی	ہان چشم شفیع کے طرف گہ گہ ہی
ذاکر کو ہی لا الہ الا اللہ کا شغل	یان ورد محمد رسول اللہ ہی

رباعی

کبہین نے پیا ساغر جمشید سے آب	شرمندہ رہے تشنۂ جاوید سے آب
سیراب ہون جسقدر بڑھے تشنہ لبی	ای عشق پلا چشمۂ خورشید سے آب

رباعی

بدتر مری طاعت ہی ریا عصیان سے	خوشتر ہی کہین کفر مرے ایمان سے
مرشد نے مرا جو دشمن دین ہی میرا	بہتر نہین اب کوئی ولی شیطان سے

رباعی

قائل ہوے اک صنم کے وہ بھی نہ ملا	مائل ہوے اک صنم کے وہ بھی نہ ملا
ہم تجہسے تمام عمر مین ای اللہ	سائل ہوے اک صنم کے وہ بھی نہ ملا

رباعی

کیونکر نہ ہو غم سے دل مضطر ٹکڑے	میدان مین ہوا سبط پیمبر ٹکڑے
ہفتاد و دو تن کا غم نہو اک دل سے	ہی دل مین کرون دل کو بہتر ٹکڑے

رباعی

قطعہ

کہون قاصد سے تو کہنا زبانی میرا احوال
... ہواسی ... سب وہ
ہیں آنکہین وہان تقریر ... نہین

قطعہ

اگر اندوہ وقت آیا ہے جو گل کن اس سے
... نظر ... ہر ایک زمانہ
... ہمیشہ ... دل ... ہیں ہم

مطلع

صوم وصلوۃ ... ان کا ہی
... وزن ... حرام

مطلع

ہمارا

رو رہا ہوں مصطفیٰ ہو محبت کس کی جو ہوئے
بیچ بسایا ہو شہیدی کے لوئے

مطلع

یہ تازہ و صفا میں ہے دیوان شہیدی
سن نبی کی ریختہ اور دیوان شہیدی

تاریخ مثنوی

محمد عطا حسین

سواری ہی بیچ ہیں وش ناک سید

ہوا کا از پر ظالم بکھیرے بال پھرتے ہیں		بچے کیونکر یہ صید دل کہ اڑتے جال پھرتے ہیں
	مطلع	
بس تجھی پر ہی نگاہ اسکی پری خانے میں		اسقدر ہوش ابھی ہیں تیرے دیوانے میں
	مطلع	
بہار دیکھتے ہیں جو کہ روے یار میں ہم		وہ گل ہیں کب ہیں کہیں یہ چمن ہزار میں ہم
	مطلع	
وائے قسمت کہ گئے تاب و توان بار قدم		رہ گئی منزل مقصود جو دو چار قدم
	مطلع	
آتشکدہ عشق سے اڑ جاتے کدھر ہم		مانند سمندر کے اگر رکھتے بھی پر ہم
	مطلع	
لگا شمشیر زہر آلود ناداں فرق دشمن پر بتوں کی کسلئے خاموشی میری طرح دائم ہے		گر اندیشہ ہو روز حشر کا خون میری گردن پر مگر عاشق ہوے ہیں بت بھی اس طفل برہمن پر
	مطلع	
حضور شمع ہے پروانہ رقاص		تماشائی پری دیوانہ رقاص
	مطلع	

کف احسان رشک بحر ...
بحر سے ...
ہزاروں ...
عطا جب نام اس کا ...
کرے ... کو اس کا ...
بدولت اس کی ...
پھر اس نے سخاوت سے جہان ...
اگر خالی کیا بس بحر و کان کو
... دست احسان

وہ خوش ... اعدا میں ... ہے
پیام اس ... ہر ... کمان ہے
زبان

خاتمۃ الطبع

زبان پر ہے مبارکبادی فتح
گلے مین ہے لباس شادی فتح

دم کین آب شمشیر روان ہے
بوقت لطف بوے ضیمران ہے

نسیم خلق سب خلقت کو شامل
کھلے ہر سو ہزارون غنچۂ دل

ہنرور دوست اہل علم پرور
درِ دولت پر حاضر سو سخنور

سنی اک عمر پچھلون کی کہانی
یہان دیکھا کمال قدردانی

کب اہل علم کی ہے اُسکو حاجت
مگر ہے سب پہ یکسان اُسکو شفقت

وہ خود ہے جامع معقول و منقول
کہا جو شعر سب عالم مین مقبول

غزل مین سودی ثانی کہین سب
قصیدہ سُنکے خاقانی کہین سب

کیا اک مثنوی کی نظم کا عزم
رہے یارب ہمیشہ زیب ہر بزم

سخن کا رتبہ پہونچایا فلک پر
لکھی دیکھی ہے شہبال ملک پر

نئی تشبیہین نادر استعارے
معانی پر بیان کے سو اشارے

فزون تصریح سے اوضح کنایے
نہایت ابلغ و افصح کنایے

طرب پیرا خیابان صنائع
فرح افزا گلستان بدایع

اثر دکھلائین گر رنگین مضامین
بنے ہر صفحہ صورت خانۂ چین

مسلسل ہر دو سونے کی تحریر
سخن فہمون کا دل کرنے کو تسخیر

نام کتاب	قیمت
کلیات صفدر - مؤلفہ نواب صفدر علیخاں صاحب	عہ/ب
کلیات وہبی - کلام سخنور کامل منشی شیو پرشاد صاحب - دو قسم کاغذ -	
(۱) کاغذ سفید چکنا -	۹ر
(۲) کاغذ سفید رسمی -	۷ر
دیوان غافل - از منور خان غافل	۴ر
دیوان ذوق - دہلوی اُستاد معروف -	۲ر ۹/۳
دیوان فدا - جلد ثانی -	۷ر
انتخاب داغ - مؤلفہ جناب داغ دہلوی -	عہ
گلزار داغ - ″	عہ
آفتاب داغ - ″	۱۲ر
فریاد داغ - ″	۴ر/ب
دیوان رند - مشہور از نواب سید محمد خان رند	۱ر ۹/۹
دیوان غالب - از مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی -	۳ر ۶
دیوان مرغوب جہان - کلام سید تجمل حسین خان	۸ر
دیوان امیر موسوم بہ مرآۃ الغیب از امیر احمد مینائی مرحوم -	۱۱ر
دیوان خواجہ میر درد - دہلوی اُستاد مشہور -	۲ر
دیوان بہار عرب - کلام مولوی محمد نذیر متخلص بہ حافظ -	۱ر ۹/۶
بہارستان سخن - ناسخ و آتش و آباد تینوں اُستادوں کا کلام ہموزن و	

نام کتاب	قیمت
ہم ردیف - مولفہ مولوی مہدی حسن خان -	۷ر ۹/۳
دیوان لطف - از حافظ لطف علیخان بریلوی -	۲ر
دیوان نیاز - کلام حضرت شاہ نیاز احمد دہلوی	۴ر
شرح یوسفی دیوان حافظ - از مولوی محمد یوسف علی شاہ چشتی نظامی -	۴ر
دیوان نعت سروری - از مفتی غلام سرور لاہوری	۴ر ۹/۳
دیوان جرار - از مرزا احسین -	۳ر ۹/۹
دیوان عاشق - از پنڈت کنھیا لال -	۲ر
دیوان ضامن - از سید ضامن علی شاہ -	۲ر ۹/۳
مظہر عشق - معروف بہ دیوان قلق - مصنفہ خواجہ محمد وزیر صاحب لکھنوی -	۶ر ۹/۳
دیوان شائستہ پاسخ - یعنی ہم قافیہ و ہم بحر بمقابلہ غزلیات ناسخ لکھنوی از منشی ہر چند رائے -	۸ر
دیوان حمد ایزدی - کلام مفتی غلام سرور لاہوری	۳ر
دیوان چمنستان جوش - کلام نواب احمد حسن خان جوش تخلص	۷ر
دیوان بختاور - از منشی بختاور سنگھ -	۴ر ۹/۶
مجمع الاشعار - چیدہ چیدہ اُستادوں کا کلام یکجائی اُردو و فارسی -	۴ر ۹/۹
چمن بے نظیر - شعرائے نامی فارسی و اُردو کا کلام چیدہ -	۱۱ر ۹/۶
گلدستہ امانت - از مصنف اندر سبھا -	۱ر

نام کتاب	قیمت
دیوان گویا- کلام فقیر محمد خان بہادر رسالہ دار تخلص بہ گویا کاغذ سفید خاکی	۲ر۹ما
ایضاً- حسب مراتب بالا-	۳ر۹ما
دیوان حیرت- از حکیم حافظ عبدالرحمن خان	۷ر
توشۂ آخرت- چیدہ قصائد و غزلیات حمد و نعت مصنفۂ مولوی سید مظفر علی صاحب	۸ر
دیوان سخن دہلوی جلی قلم نہایت بلیغ و فصیح از فخرالدین حسین تخلص بہ سخن- دو قسم کاغذ	
(۱) کاغذ سفید گندہ-	عہر ب
(۲) کاغذ سفید رسمی-	۹ر ب
گلدستۂ حفیظ اللہ خان- اردو فارسی اشعار مختلف اقسام کے مع فرہنگ جسکی خوبی دیکھنے پر موقوف ہے از مولوی حفیظ اللہ خان سانڈوی-	عہ
دیوان نعتیہ- از مولوی احمد علی-	۳ر
ترجمۂ اردو شرح قصائد بدر چاچ- از مولوی عبدالمجید صاحب	۱۲ر ب
دیوان مناقب خیر البشر- از منشی منور حسین مظفر پوری-	۱ر۹ما
بہار سخن جس زمان فرحت اقتران میں ایک جلسۂ مشاعرہ کا مطبع ہذا میں ہوا تھا اُسمیں جو جو شاعر تشریف لائے تھے اور اپنی اپنی غزلیں ہم طرح ارشاد فرمائیں یہ اُسکا مجموعہ بطور گلدستہ طبع ہوا تھا جو مرغوب و مقبول طبائع ہو گیا-	۴ر ب
ترجمہ شرح قصائد عرفی- مترجمہ مولانا ابوالحسن صاحب مرحوم فریدآبادی-	۶ر
ترجمہ شرح قصائد عرفی- موسوم عجیب و غریب از مولوی عبدالمجید خان-	۱۳ر۹ما
کتب نظم کلیات و دواوین و قصاید فارسی	
کلیات حضرت شمس تبریز- عارفانہ کلام عالی پایہ متضمن اسرار پاکیزہ خوشخط- کاغذ سفید گندہ-	للعہ ب
دیوان شمس تبریز- متوسط قلم-	۱۱ر ب
کلیات عراقی- از ملا عراقی-	۱۲ر ب
کلیات خاقانی- کامل دو جلدین از حکیم فضل الدین خاقانی شروانی کاغذ سفید	صہ ب
دیوان نعمت خان عالی- شیرازی کاغذ سفید-	عہ ب
کلیات انوری- مشہور عالم عالی کلام حکیم اوحد الدین-	عا ب
کلیات مرزا بیدل- مقبول اہل اقسام کلام و نکات و رقعات کو شامل-	عہ تہم
دیوان بیدل- از مرزا عبدالقادر-	۸ر۳ما
دیوان عرفی شیرازی- استاد معروف-	۹ر